THU.21.May.2026
VOLUME:22 NO:121
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ ورقِ تازہ ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

# ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعرات 21/مئی 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 121
3/ذی الحجہ 1447ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

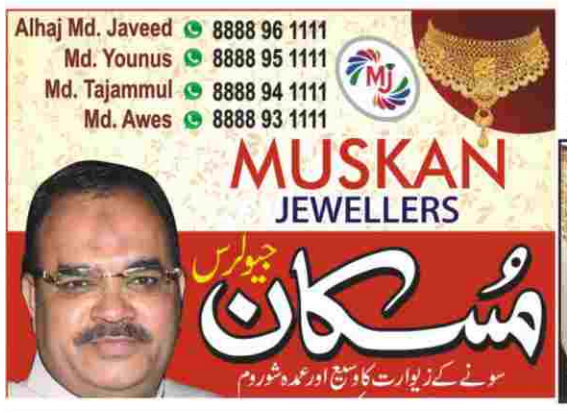

KJ
کنگن جویلرس
الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

## امریکہ جنگ میں واپس آیا تو بہت سے 'سرپرائز' ملیں گے،

### ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی کا انتباہ

تہران: ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ایران کے خلاف دوبارہ فوجی کارروائی کے ممکنہ عندیے پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر امریکہ میدان جنگ میں واپس آیا تو اسے کئی 'سرپرائز' ملیں گے۔ ان کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب واشنگٹن اور تہران کے درمیان کشیدگی ایک بار پھر بڑھتی دکھائی دے رہی ہے۔ عباس عراقچی نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ ایران کے خلاف جنگ شروع ہونے کے چند ماہ بعد امریکی کانگریس نے اربوں ڈالر مالیت کے درجنوں جنگی طیاروں کی تباہی کا اعتراف کیا تھا۔ ان کے مطابق اب باضابطہ طور پر یہ تصدیق ہو چکی ہے کہ ایران کی مسلح افواج دنیا کی پہلی ایسی طاقت بن گئی جس نے جدید ایف۔35 لڑاکا طیارے کو مار گرایا۔ ایرانی وزیر خارجہ نے مزید کہا کہ ایران نے ماضی کے تجربات سے بہت کچھ سیکھا ہے اور جو صلاحیتیں اور معلومات حاصل کی گئی ہیں، ان کے بعد اگر دوبارہ جنگ مسلط کی گئی تو اس کے نتائج پہلے سے مختلف اور غیر متوقع ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے امریکہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میدان جنگ میں واپسی کی صورت میں مزید حیرتوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ دوسری جانب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے واشنگٹن میں صحافیوں سے گفتگو کے دوران کہا کہ ایران کے پاس کسی ممکنہ معاہدے تک پہنچنے کے لیے محدود وقت باقی ہے۔ ان کے مطابق امریکہ ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا اور اگر سفارتی کوششیں ناکام رہتی ہیں تو فوجی راستہ بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔ صدر ٹرمپ نے یہ بھی کہا کہ ایران کے پاس فیصلے کے لیے دو یا تین دن یا زیادہ سے زیادہ اگلے ہفتے کے آغاز تک کا وقت ہو سکتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکہ صورتحال کا مسلسل جائزہ لے رہا ہے۔ اس سے قبل بھی صدر ٹرمپ ایران کے بارے میں سخت مؤقف اختیار کر چکے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق انہوں نے حالیہ دنوں میں کہا تھا کہ ایران کے خلاف کارروائی پر غور کیا گیا تھا، تاہم سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور قطر کی قیادت کی درخواست پر فوری قدم اٹھانے کا فیصلہ مؤخر کر دیا گیا۔ امریکہ اور ایران کے درمیان حالیہ بیانات نے ایک بار پھر مشرق وسطیٰ میں بڑھتی کشیدگی اور ممکنہ علاقائی اثرات کے بارے میں خدشات کو بڑھا دیا ہے۔

## اروند کیجریوال کو انتخاب لڑنے سے نااہل قرار دینے کی عرضی دہلی ہائی کورٹ نے کی خارج

نئی دہلی: دہلی ہائی کورٹ نے عام آدمی پارٹی کے کنوینر اروند کیجریوال، منیش سسودیا اور درگیش پاٹھک کو انتخاب لڑنے سے نااہل قرار دینے اور عام آدمی پارٹی کا رجسٹریشن منسوخ کرنے کی مانگ والی مفاد عامہ عرضی خارج کر دی۔ عدالت نے کہا کہ عرضی میں لگائے گئے الزامات قانونی بنیادوں پر مضبوط نہیں ہیں، اس لیے اس معاملے میں کسی طرح کا حکم جاری کرنے کا جواز نہیں بنتا۔ چیف جسٹس دیویندر اپادھیائے کی بنچ نے سماعت کے دوران عرضی گزار کے وکیل

سے سوال کیا کہ کیا عدالت الیکشن کمیشن کو کسی سیاسی جماعت کا رجسٹریشن ختم کرنے کا حکم دے سکتی ہے؟ عدالت نے دریافت کیا کہ کیا قانون میں کسی سیاسی جماعت کو رجسٹریشن سے محروم کرنے کا واضح انتظام موجود ہے اور اگر ایسا ہے تو اس کا مکمل قانونی ڈھانچہ کیا ہے؟ عرضی گزار کے وکیل نے کہا کہ عوامی نمائندگی قانون میں کسی سیاسی جماعت کو براہ راست رجسٹریشن سے خارج کرنے کا واضح انتظام نہیں ہے، تاہم سپریم کورٹ کے ایک فیصلے میں تین غیر معمولی حالات کا ذکر کیا گیا ہے جن میں کسی سیاسی جماعت کا رجسٹریشن منسوخ کیا جا سکتا ہے۔ وکیل نے عدالت کو ان استثنائی حالات سے آگاہ کیا۔ اس پر عدالت نے کہا کہ پہلے دو حالات اس معاملے پر لاگو نہیں ہوتے۔ عدالت نے مزید کہا کہ تیسری صورت یہ ہے کہ کسی سیاسی جماعت کا رجسٹریشن اسی وقت ختم کیا جا سکتا ہے جب اسے غیر قانونی سرگرمیوں سے متعلق قانون یا کسی اسی نوعیت کے قانون کے تحت غیر قانونی تنظیم قرار دیا گیا ہو۔ وکیل نے عوامی نمائندگی قانون کی دفعہ 29اے(5) کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کسی سیاسی جماعت کو رجسٹریشن کے وقت تحریری طور پر آئین اور اس کے بنیادی اصولوں پر عمل کرنے کا وعدہ کرنا ہوتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر کوئی جماعت ان اصولوں کی خلاف ورزی کرے تو اس کے خلاف کارروائی یا رجسٹریشن ختم کرنے کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ وکیل نے جسٹس سورن کانتا شرما کے ایک فیصلے کا بھی حوالہ دیا لیکن عدالت نے کہا کہ صرف کسی فیصلے کا ذکر کافی نہیں ہوتا، بلکہ یہ بھی ثابت کرنا ضروری ہے کہ قانون کے تحت عدالت کے حکم کے بعد الیکشن کمیشن کو ایسی کارروائی کا اختیار حاصل ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ اگر کسی سیاسی رہنما نے عدالت کے خلاف بیان دیا ہے تو اس کے لیے توہین عدالت کی الگ قانونی کارروائی موجود ہے۔ صرف اس بنیاد پر کسی سیاسی جماعت کا رجسٹریشن ختم نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کسی رہنما کو انتخاب لڑنے سے روکا جا سکتا۔ عدالت نے آخر میں کہا کہ سیاسی جماعتوں کے رجسٹریشن سے متعلق مکمل قانونی طریقہ کار پہلے سے طے ہے اور موجودہ عرضی اسی قانونی نظام کو درست طور پر سمجھے بغیر دائر کی گئی ہے۔

## محمد شامی کو عدالت سے راحت، چیک باؤنس معاملے میں بری

ہندوستانی تیز گیند باز محمد شامی کو علی پور کورٹ نے چیک باؤنس معاملے میں راحت دی ہے۔ عدالت نے انہیں بری کر دیا ہے۔ دراصل محمد شامی کی بیوی حسین جہاں (جو ابھی ان سے الگ رہ رہی ہیں) نے الزام عائد کیا تھا کہ گھر کے اخراجات کے لیے دیا گیا ایک لاکھ روپے کا چیک باؤنس ہو گیا تھا۔ اس معاملے پر سماعت کے بعد علی پور کورٹ نے بدھ (20 مئی) کو فیصلہ سناتے ہوئے محمد شامی کو اس معاملے میں عائد تمام الزامات سے بری کر دیا ہے۔

## اجیت پوار گروپ کے 22 ایم ایل اے شرد پوار کے رابطے میں؟

### سپریا سولے کا بیان "انضمام پر فی الحال کوئی بات نہیں"

ممبئی، 20 مئی: (ورق تازہ نیوز) شرد پوار کی موجودگی میں ممبئی کے وائی بی چوہان سینٹر میں بدھ کے روز نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) کے اہم لیڈروں اور ارکانِ اسمبلی کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی، جس میں پارٹی کی آئندہ حکمت عملی اور ریاستی سیاست میں سرگرمی بڑھانے پر غور کیا گیا۔ اس اجلاس میں صرف انتخابی تیاریوں پر ہی نہیں بلکہ تنظیمی ڈھانچے کو مضبوط بنانے اور 'ٹھنٹاری' انتخابی نشان کے ذریعے عوامی سطح پر اپنی گرفت مزید مستحکم کرنے پر بھی زور دیا گیا۔ پارٹی قیادت نے کارکنوں میں نیا جوش پیدا کرنے کی کوشش کی۔ تاہم اس میٹنگ میں سب سے زیادہ چرچا ممکنہ سیاسی انضمام اور اجیت پوار کے گروپ کے اندر مبینہ بغاوت کی خبروں پر رہا، جس نے سیاسی ماحول کو مزید گرم کر دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق اجیت پوار گروپ کے تقریباً 22 ایم ایل اے شرد پوار کے رابطے میں ہونے کی قیاس آرائیاں بھی زور پکڑ رہی ہیں۔ میٹنگ کے دوران بعض ارکانِ اسمبلی نے قیادت سے براہِ راست سوال کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی کے کسی دوسرے سیاسی جماعت میں انضمام سے متعلق پھیلنے والی افواہیں زمینی سطح پر کام کرنے والے کارکنوں میں شدید الجھن پیدا کر رہی ہیں، جس سے تنظیم کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس موقع پر سپریا سولے نے واضح کیا کہ فی الحال کسی بھی قسم کے انضمام پر کوئی بات چیت نہیں ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی اپنی خودمختار حیثیت برقرار رکھتے ہوئے تنظیم کو مزید مضبوط بنانے پر توجہ دے رہی ہے۔ سیاسی مبصرین کے مطابق مہاراشٹر کی سیاست میں جاری یہ سرگرمیاں آنے والے دنوں میں بڑے سیاسی اتار چڑھاؤ کا اشارہ دے رہی ہیں۔

## گجرات وقف بورڈ کی 26 مئی تک 'امید پورٹل' پر رجسٹریشن مکمل کرنے کی اپیل

گاندھی نگر: گجرات ریاستی وقف بورڈ نے ریاست بھر کے تمام متولیوں، ٹرسٹیوں، وقف اداروں اور متعلقہ فریقوں سے 26 مئی تک 'امید' پورٹل پر لازمی رجسٹریشن مکمل کرنے کی اپیل کی ہے۔ بورڈ نے واضح کیا ہے کہ موجودہ قانونی ضابطوں کے تحت اس عمل کے لیے مزید مہلت نہیں دی جائے گی اور مقررہ وقت کے اندر رجسٹریشن نہ کرنے والے اداروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ بورڈ کی جانب سے رجسٹریشن کے دوران پیش آنے والی تکنیکی اور طریقہ کار سے متعلق دشواریوں کے حل کے لیے خصوصی ہیلپ لائن بھی فعال کر دی گئی ہے، تاکہ وقف اداروں اور منتظمین کو مطلوبہ مدد فراہم کی جا سکے۔ یہ مہم اقلیتی امور کی وزارت کے اس قومی منصوبے کا حصہ ہے جس کا مقصد وقف املاک کے ریکارڈ کو ایک جگہ جمع کرنا اور انہیں مکمل طور پر ڈیجیٹل شکل دینا ہے۔ اسی مقصد کے تحت امید پورٹل کو گزشتہ برس 6 جون کو شروع کیا گیا تھا۔ یہ پورٹل وقف جائیدادوں سے متعلق تفصیلات، جن میں ملکیت، آمدنی، دستاویزات اور انتظامی ریکارڈ شامل ہیں، کو قومی سطح پر ایک پلیٹ فارم پر محفوظ کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ حکام کے مطابق اس نظام کا مقصد شفافیت، جواب دہی اور وقف املاک کے قانونی تحفظ کو مضبوط بنانا ہے۔ افسران نے بتایا کہ امید پلیٹ فارم وقف املاک کی جانچ، جغرافیائی نشان دہی، نگرانی اور ڈیجیٹل انتظام کے لیے ایک مربوط نظام کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس کے ذریعے ریاستی اور مقامی سطح پر موجود بکھرے ہوئے ریکارڈ کے نظام کو ایک منظم شکل دی جا رہی ہے۔ وزارت نے سروے اور لیزا نظام جیسے اضافی نظام بھی شامل کیے ہیں، تاکہ املاک سے متعلق دستاویزات اور انتظامی نگرانی کو مزید مضبوط بنایا جا سکے۔ گجرات ریاستی وقف بورڈ نے کہا کہ یہ پورٹل صرف رجسٹریشن کی سہولت نہیں بلکہ وقف انتظامیہ میں ایک بنیادی اصلاح ہے، جس کا مقصد وقف املاک کے طویل مدتی تحفظ کو یقینی بنانا اور نامکمل یا غیر تصدیق شدہ ریکارڈ سے پیدا ہونے والے تنازعات کو کم کرنا ہے۔ بورڈ نے کہا کہ ایک ہی پلیٹ فارم پر معلومات جمع ہونے سے انتظامی عمل زیادہ مؤثر ہوگا اور املاک کے انتظام میں بے ضابطگیوں کو روکنے میں مدد ملے گی۔ بورڈ کے مطابق ریاست میں بڑی تعداد میں وقف ادارے بار بار ہدایت دیے جانے کے باوجود اب تک رجسٹریشن مکمل نہیں کر سکے ہیں۔ اسی لیے متولیوں، ٹرسٹیوں اور منتظمین سے کہا گیا ہے کہ وہ تمام ضروری دستاویزات جلد از جلد اپ لوڈ کریں اور نامکمل درخواستوں سے گریز کریں۔

## معاشی طوفان سر پر ہے اور ہمارے وزیر اعظم اٹلی میں ٹافی بانٹ رہے ہیں: راہل گاندھی

نئی دہلی: ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی نے اٹلی میں اپنے ہم منصب جارجیا میلونی سے ملاقات کے دوران انھیں 'میلوڈی' ٹافی بطور تحفہ پیش کیا۔ یہ معاملہ اب سرخیوں میں ہے۔ آن نیوز پورٹلس پر اس کی تصویریں اور ویڈیوز ڈالی گئی ہیں، ساتھ ہی سوشل میڈیا پر بھی ویڈیوز وائرل ہو رہی ہیں۔ لیکن لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے اس معاملہ پر اپنی حیرانی ظاہر کی ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ "معاشی طوفان سر پر ہے، اور ہمارے وزیر اعظم اٹلی میں ٹافی بانٹ رہے ہیں۔" یہ تبصرہ کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کیا ہے۔ ساتھ ہی انھوں نے لکھا ہے کہ "کسان، نوجوان، خواتین، مزدور اور چھوٹے تاجر سب رو رہے ہیں۔ وزیر اعظم ہنس کر 'ریل' بنا رہے ہیں، اور بی جے پی والے تالی بجا رہے ہیں۔" ساتھ ہی وہ لکھتے ہیں کہ "یہ قیادت نہیں، نوٹنکی ہے۔" دراصل اٹلی کی وزیر اعظم جارجیا میلونی نے ہندوستانی وزیر اعظم مودی کے ساتھ ایک ویڈیو شیئر کی ہے، جس میں وہ میلونی کو میلوڈی ٹافی تحفہ میں پیش کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ اس ویڈیو میں وہ کہہ رہی ہیں "وزیر اعظم مودی نے مجھے بہت اچھا تحفہ دیا ہے، جو کہ بہت ہی اچھی ٹافی ہے۔" اس کے بعد پی ایم مودی اور وہ دونوں ہی کہتے ہیں "میلوڈی۔" پھر دونوں لیڈران کھل کر ہنستے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ وزیر اعظم مودی نے جارجیا میلونی سے ظہرانہ کے دوران ملاقات کی تھی، جس کے بعد دونوں لیڈران ایک ہی گاڑی میں بیٹھ کر کولیسیم کا دورہ کرنے پہنچے۔ یہ پی ایم مودی کی 'کارڈ پلومیسی' کہلاتی ہے، جس میں وہ دوسرے لیڈران کے ساتھ ایک ہی گاڑی میں بیٹھ کر جاتے ہیں۔ اس سے دنیا میں 2 ممالک کے درمیان دوستی کا پیغام بھی پہنچتا ہے۔

## شمالی ہندوستان میں شدید گرمی، کئی علاقوں میں درجہ حرارت 45 ڈگری سیلسیس سے پار

نئی دہلی: شمالی ہندوستان میں شدید گرمی اور لو کا اثر مزید خطرناک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ دہلی سمیت راجستھان، اتر پردیش، پنجاب، ہریانہ اور دیگر کئی علاقوں میں درجہ حرارت 45 ڈگری سیلسیس سے اوپر پہنچ گیا ہے، جس کے بعد محکمہ موسمیات نے کئی ریاستوں کے لیے ریڈ اور اورنج الرٹ جاری کیا ہے۔ محکمہ کے مطابق آئندہ چند دنوں تک گرمی سے فوری راحت ملنے کے امکانات کم ہیں، جس کے باعث عام زندگی شدید متاثر ہو رہی ہے۔ دہلی میں دوپہر کے وقت گرمی اور تیز گرم ہواؤں کے باعث لوگوں کا گھروں سے باہر نکلنا دشوار ہو گیا۔ کئی علاقوں میں درجہ حرارت 45 ڈگری سیلسیس سے اوپر ریکارڈ کیا گیا۔ سڑکوں پر لوگوں کی آمد و رفت کم دیکھی گئی اور لوگ دھوپ سے بچنے کی تدابیر اختیار کرتے نظر آئے۔ اتر پردیش شدید گرمی سے سب سے زیادہ متاثر ریاستوں میں شامل ہے۔ وارانسی میں درجہ حرارت 45 سے 46 ڈگری سیلسیس تک پہنچنے سے حالات دشوار ہو گئے۔ مقامی لوگ دھوپ سے بچنے کے لیے چھتریوں، سر ڈھانپنے والے کپڑوں اور ہلکے لباس کا استعمال کر رہے ہیں۔ شہریوں نے باہر سے آنے والے زائرین اور سیاحوں کو دوپہر کے وقت غیر ضروری سفر سے بچنے کا مشورہ دیا ہے۔ ہمیر پور اور باندا سمیت کئی اضلاع میں لو کی شدت برقرار ہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ اس سال گرمی گزشتہ برسوں کے مقابلے زیادہ سخت محسوس ہو رہی ہے۔ نوئیڈا میں گرمی سے متعلق بیماریوں کے بڑھتے خدشات کے پیش نظر صحت انتظامیہ نے تیاریوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ ضلع اسپتال میں لو سے متاثر مریضوں کے لیے خصوصی ٹھنڈا کمرہ قائم کیا گیا ہے جبکہ اضافی ڈاکٹروں کو بھی تعینات کیا گیا ہے۔ غازی پور میں طبی حکام نے بتایا کہ گرمی اور لو کے پیش نظر خصوصی وارڈ بنایا گیا ہے تاکہ متاثر افراد کو فوری طبی سہولت فراہم کی جا سکے۔ راجستھان کے کوٹا میں شدید گرمی انسانوں کے ساتھ جانوروں پر بھی اثر انداز ہو رہی ہے۔ شہری انتظامیہ کی جانب سے مویشیوں کو گرمی سے بچانے کے لیے پانی کے چھڑکاؤ اور ٹھنڈک کے انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ چنڈی گڑھ میں بھی آئندہ کم از کم 48 گھنٹوں تک لو جیسی صورت حال برقرار رہنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ ہریانہ کے روہتک میں 46.9 ڈگری سیلسیس جبکہ پنجاب کے فرید کوٹ میں 47 ڈگری سیلسیس درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا۔ پہاڑی علاقوں میں بھی غیر معمولی گرمی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ ہماچل پردیش کے کانگڑا اور سولن اضلاع کے لیے گرمی اور لو کی وارننگ جاری کی گئی ہے۔ اونا 43.4 ڈگری سیلسیس کے ساتھ ریاست کا سب سے گرم مقام رہا جبکہ شملہ میں بھی موسم کا سب سے زیادہ درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا۔ شمالی ہندوستان میں بڑھتی گرمی نے لوگوں کی مشکلات میں نمایاں اضافہ کر دیا ہے۔

## نیٹ یو جی ری-ایگزام: 'مشکوک نیٹورکس پر لگائیں لگام'، مرکزی حکومت نے میٹا، گوگل اور ٹیلی گرام کو دیا حکم

نئی دہلی: نیٹ-یو جی ری-ایگزام (دوبارہ امتحان) کے پیش نظر مرکزی حکومت نے میٹا، گوگل اور ٹیلی گرام کو افواہ پھیلانے والے اور مشکوک نیٹورکس کے خلاف سخت کارروائی کی ہدایت دی ہے۔ دوبارہ امتحان کے حفاظتی انتظامات کے سلسلے میں مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے بدھ کے روز مرکزی سیکورٹی اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ کی ہے۔ واضح رہے کہ نیٹ یو جی کا دوبارہ امتحان 21 جون کو ہونا ہے۔ افسران کے مطابق بڑے مسابقتی امتحانات سے قبل کئی ٹیلی گرام چینلز اور گمنام آن لائن گروپس اچانک فعال ہو جاتے ہیں۔ یہ چینلز طلبہ اور والدین کے درمیان خوف، الجھن اور تشویش پیدا کرنے کے لیے فرضی معلومات پھیلاتے ہیں۔ کئی معاملات میں لنکس طلبہ کو آٹو میٹڈ بوٹس اور فرضی گروپس تک پہنچاتے ہیں، جہاں غلط معلومات کو تیزی سے پھیلایا جاتا ہے۔ ایسے ہی معاملات کے پیش نظر، مرکزی حکومت نے نیٹ یو جی ری-ایگزام کو لے کر سیکورٹی انتظامات اور سائبر نگرانی کو مزید سخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے بدھ کے روز مرکزی سیکورٹی اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کے ساتھ ایک اعلیٰ سطحی جائزہ میٹنگ کی۔ اس میٹنگ میں نیٹ کے دوبارہ امتحان کو محفوظ، منصفانہ اور شفاف طریقے سے منعقد کرانے پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ مرکزی سیکورٹی اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کے ساتھ ہوئی اس میٹنگ میں وزارت تعلیم کے اعلیٰ افسران اور نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کے ڈائریکٹر جنرل بھی موجود رہے۔ اس دوران امتحان سے قبل ممکنہ خامیوں کی نشان دہی، سیکورٹی مینجمنٹ اور وقت رہتے اصلاحی اقدامات اٹھانے پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ حکومت نے خاص طور پر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر پھیل رہی گمراہ کن معلومات کو شدید تشویش کا باعث بتایا۔ اسی سلسلے میں میٹا، گوگل اور ٹیلی گرام کے نمائندوں کے ساتھ الگ سے میٹنگ کر کے فرضی پیپر لیک کے دعووں، کلک بیٹ مواد اور افواہ پھیلانے والے نیٹورکس پر سخت کارروائی کی ہدایات دی گئیں۔

## دنیا کی ٹاپ 100 کمپنیوں میں ہندوستان کی ایک بھی کمپنی نہیں، اپوزیشن نے معاشی پالیسیوں پر حکومت کو بنایا ہدف تنقید

نئی دہلی: ہندوستان کی معاشی صورتحال کو لے کر اپوزیشن جماعتوں نے ایک بار پھر مرکزی حکومت پر سخت حملہ کیا ہے۔ کانگریس اور سماجوادی پارٹی نے دعویٰ کیا ہے کہ معاشی پالیسیوں کی وجہ سے ملک کی معیشت دباؤ میں ہے اور اس کے اثرات صنعت، روزگار اور سرمایہ کاری کے شعبوں میں صاف نظر آ رہے ہیں۔ کانگریس نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ دنیا کی ٹاپ 100 کمپنیوں میں اب ہندوستان کی ایک بھی کمپنی شامل نہیں ہے۔ پارٹی کے مطابق ہندوستانی شیئر بازار سے غیر ملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد کم ہوا ہے اور بڑے بیرونی سرمایہ کار مسلسل اپنا سرمایہ نکال رہے ہیں۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ اگر سرمایہ کاروں کا بھروسہ کم ہوتا رہا تو اس کا اثر روزگار، صنعت اور معاشی سرگرمیوں پر پڑ سکتا ہے۔ پارٹی نے حکومت کی معاشی اور خارجہ پالیسیوں پر بھی سوال اٹھائے۔ کانگریس کے مطابق اگر وقت رہتے ضروری اقدامات کیے جاتے تو معیشت کو موجودہ چیلنجز کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ پارٹی نے خبردار کیا کہ بے روزگاری میں اضافہ، صنعتوں کی مشکلات اور کاروباری سرگرمیوں میں سستی ملک کے لیے تشویش کا سبب بن سکتی ہے۔ اسی معاملے پر سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے بھی حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ موجودہ معاشی پالیسیوں کا منفی اثر مختلف شعبوں پر پڑ رہا ہے۔ ان کے مطابق مینوفیکچرنگ، تجارت، ٹیکسٹائل، صحت، نقل و حمل، سروس سیکٹر اور چھوٹے کاروبار متعدد مسائل سے دوچار ہیں۔

## مہاراشٹر: اینٹوں سے بھرا ٹرک پلٹا، کیبن میں سو رہے 3 مزدوروں کی موت، 3 شدید زخمی

ناگپور: مہاراشٹر کے ناگپور ضلع میں ایک دردناک سڑک حادثہ پیش آیا ہے۔ عیسیٰ پور کے پاس اینٹوں سے بھرا ایک آئشر ٹرک بے قابو ہو کر پلٹ گیا، جس میں 3 مزدوروں کی موقع پر ہی موت ہو گئی، جبکہ 3 دیگر شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق یہ ٹرک کھاپا سے میواڑ کی جانب جا رہا تھا کہ صبح کے وقت ساونیر روٹ پر عیسیٰ پور گاؤں کے پاس ڈرائیور نے تیز رفتار ٹرک پر کنٹرول کھو دیا اور گاڑی سڑک سے نیچے اتر کر پلٹ گئی۔ بتایا جا رہا ہے کہ جس وقت یہ حادثہ پیش آیا ہے اس وقت ٹرک کے کیبن میں 6 مزدور سو رہے تھے۔

## بحری حج کے خاتمے اور فضائی کے آغاز کے تیس برس،

### ممبئی کی بندرگاہیں خاموش، "لبیک اللھم لبیک" کی صدائیں یاد بن چکی ہیں

ممبئی، 20 مئی: (ایجنسیز) آج حج کمیٹی آف انڈیا کے زیر اہتمام عازمین حج کو لیکر آخری پرواز جدہ کے لیے روانہ ہو گئی، کل بدھ کو بینگلورو سے کمیٹی اور ممبئی سے نجی ٹریول ایجنسیوں کی آخری فلائٹ روانہ ہو گی۔ اس کے ساتھ ہی ممبئی سے حج کیلئے تاریخی بحری سفر کے خاتمے اور مکمل فضائی حج نظام کے نفاذ کو آج تیس برس مکمل ہو گئے، مگر 1995 میں بند کی گئی بحری حج سروس کی یادیں آج بھی لاکھوں ہندوستانی مسلمانوں کے اجتماعی حافظے میں زندہ ہیں۔ یہ صرف ایک سفری نظام کا اختتام نہیں تھا بلکہ غریب اور متوسط طبقے کے عازمینِ حج کیلئے ایک ایسے نسبتاً کم خرچ اور روحانی سفر کا خاتمہ بھی تھا، جس نے برصغیر کے مسلمانوں کی مذہبی، تہذیبی اور سماجی زندگی پر گہرے اثرات چھوڑے۔ 1995 میں ممبئی سے جدہ تک جاری تاریخی بحری حج سروس کو باضابطہ طور پر بند کر دیا گیا تھا، جس کے بعد 1996 سے مکمل فضائی حج نظام نافذ ہوا۔ اس فیصلے کے ساتھ ہی ممبئی کی بندرگاہوں، حاجی مسافر خانوں اور حج قافلوں سے وابستہ کئی دہائیوں پرانی روحانی روایات بھی ماضی کا حصہ بن گئیں۔ ایک وقت تھا جب ممبئی کو صرف تجارتی شہر نہیں بلکہ "بابُ الحجاج" کہا جاتا تھا۔ اتر پردیش، بہار، کشمیر، بنگال، گجرات، کیرالا اور دکن سمیت ملک کے مختلف حصوں سے عازمینِ حج ممبئی پہنچتے تھے۔ حج سیزن میں بالارڈ پیئر، اندرا ڈاک اور یلو گیٹ کے اطراف روحانی منظر دیکھنے کو ملتا تھا۔ بندرگاہوں پر "لبیک اللھم لبیک" کی صدائیں گونجتی تھیں جبکہ رخصتی کے وقت ہزاروں افراد اپنے عزیزوں کو دعاؤں اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ الوداع کہتے تھے۔ بحری سفر کو صرف ایک سفری ذریعہ نہیں بلکہ روحانی تربیت کا حصہ تصور کیا جاتا تھا۔ کئی دنوں پر مشتمل اس سفر میں نماز باجماعت، تلاوتِ قرآن، ذکر و اذکار اور اجتماعی دعاؤں کا

خصوصی ماحول قائم رہتا تھا۔ بزرگ عازمین کے مطابق سمندر کا طویل سفر انسان میں صبر، برداشت اور روحانی یکسوئی پیدا کرتا تھا۔ مختلف زبانوں، علاقوں اور مسالک سے تعلق رکھنے والے مسلمان ایک ہی جہاز پر جمع ہو کر اسلامی اخوت کی عملی تصویر پیش کرتے تھے۔ اس تاریخی روایت کی سب سے بڑی علامت مشہور مسافر بردار جہاز ایم وی اکبری تھا، جس نے تقریباً دو دہائیوں تک لاکھوں ہندوستانی عازمین کو ممبئی سے جدہ پہنچایا۔ مگر 1995 میں فرسودگی، بڑھتے اخراجات، تکنیکی مسائل اور حکومتی پالیسی میں تبدیلی کے باعث اس جہاز کو مستقل طور پر بند کر دیا گیا، اور اسی کے ساتھ ہندوستان کی بحری حج روایت بھی ختم ہو گئی۔ اس وقت حکومت کی جانب سے مؤقف اختیار کیا گیا تھا کہ فضائی سفر زیادہ تیز، جدید اور محفوظ ہے، لیکن عوامی حلقوں اور سماجی تنظیموں کا ماننا تھا کہ اس فیصلے نے حج کو غریب مسلمانوں کی پہنچ سے دور کر دیا۔ بحری سفر نسبتاً کم خرچ تھا اور محدود وسائل رکھنے والے افراد بھی برسوں کی معمولی بچت کے بعد حج کی سعادت حاصل کر لیتے تھے، مگر فضائی نظام نافذ ہونے کے بعد حج اخراجات مسلسل بڑھتے گئے۔ ماہرین اور سماجی کارکنوں کے مطابق آج حج ایک ایسا مہنگا سفر بنتا جا رہا ہے جس کیلئے متوسط طبقہ بھی شدید مالی دباؤ کا شکار ہے۔ کئی خاندان اپنی جمع پونجی، زیورات یا قرض کے ذریعے حج کی ادائیگی پر مجبور ہیں۔ ایسے میں بحری حج سروس کی بندش کو غریب عازمین کیلئے ایک بڑا معاشی نقصان تصور کیا جاتا ہے۔ بحری حج سروس کی بندش کے خلاف اُس وقت ممبئی کے بندرگاہی علاقوں میں احتجاجی مظاہرے، دھرنے اور عوامی اجتماعات بھی منعقد ہوئے تھے۔ مختلف مذہبی رہنماؤں، سماجی کارکنوں اور تنظیموں نے اسے غریب مسلمانوں کیلئے ایک بڑا دھچکہ قرار دیا تھا۔ اس دور میں نہ آن لائن رجسٹریشن تھی اور نہ کمپیوٹرائزڈ نظام۔ ویٹنگ لسٹ میں شامل عازمین آخری لمحے تک بندرگاہوں کے باہر امید لگائے بیٹھے رہتے تھے کہ شاید جہاز میں جگہ مل جائے۔ حاجی مسافر خانہ اور اطراف کے علاقے حج سیزن میں انسانی ہجوم اور روحانی جوش کا منظر پیش کرتے تھے۔ تاریخی اعتبار سے بھی برصغیر کے مسلمانوں کیلئے بح

# اپنے بچوں کو فروخت کرنے پر مجبور افغان باپ: 'ایک بیٹی بیچ دوں تو چار سال تک باقی بچوں کو کھانا کھلا سکتا ہوں'

یوگیتا لیمائے

افغانستان کے صوبہ غور کے دارالحکومت چغچران میں صبح ہوتے ہی ایک گرد آلود چوک میں سینکڑوں مرد جمع ہو جاتے ہیں۔ تھکے ہوئے چہروں کے ساتھ سڑک کے کنارے قطار بنائے وہ اس امید پر کھڑے ہیں کہ شاید کوئی آ کر اُنھیں کوئی کام دے دے۔ اُنھیں کام ملتا ہے یا نہیں، یہ طے کرے گا کہ اُس دن اُن کا خاندان پیٹ بھر کر سوئے گا یا نہیں۔ تاہم اس کامیابی کے امکانات کم ہی ہیں۔ 45 سالہ جمعہ خان بھی ان ہی افراد میں شامل ہیں جن کو گذشتہ چھ ہفتوں میں صرف تین دن کام ملا، جس کے لیے اُنھیں روزانہ کی بنیاد پر 150 سے 200 افغانی (35.2 سے 13.3 ڈالر) معاوضہ ملا۔ وہ بتاتے ہیں کہ 'میرے بچے لگاتار تین راتیں بھوکے سوئے۔ میری بیوی رو رہی تھی، میرے بچے بھی رو رہے تھے۔ تو بالآخر میں نے ایک پڑوسی سے آٹے کے لیے پیسے مانگے۔' مجھے بس یہ خوف لگا رہتا ہے کہ میرے بچے بھوک سے مر جائیں گے۔' یہ کوئی اکیلے ان کی کہانی نہیں۔ اقوامِ متحدہ کے مطابق افغانستان میں ہر چار میں سے تین افراد اپنی بنیادی ضروریات پوری نہیں کر پا رہے۔ بے روزگاری عام ہے، صحت کا نظام خراب ہے اور وہ امداد جس سے کبھی لاکھوں لوگوں کی بنیادی ضروریات پوری ہوا کرتی تھیں، اب بہت محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ ملک اس وقت بھوک کی ریکارڈ سطح کا سامنا کر رہا ہے۔ 47 لاکھ مئین افراد قحط کے دہانے پر ہیں۔ یہ افغانستان کی کل آبادی کے دسویں حصے سے زائد ہے۔ غور سب سے زیادہ متاثرہ صوبوں میں شامل ہے۔ یہاں کے مرد مایوسی کا شکار ہیں۔ ربانی کہتے ہیں کہ 'مجھے فون آیا کہ میرے بچوں نے دو دن سے کچھ نہیں کھایا۔' یہ کہتے ہوئے ان کی آواز بھر آتی۔ 'مجھے لگا کہ مجھے خودکشی کر لینی چاہیے لیکن پھر میں نے سوچا اس سے میرے خاندان کو کیا فائدہ ہوگا؟ اس لیے میں یہاں کام کی تلاش میں آیا ہوں۔' خواجہ احمد بمشکل چند ہی الفاظ کہہ پائے تھے کہ رونے لگے۔ 'ہم بھوکے مر رہے ہیں۔ میرے بڑے بچے نہیں رہے اس لیے مجھے اپنے خاندان کا پیٹ پالنے کے لیے کام کرنا پڑ رہا ہے لیکن میں بوڑھا ہوں تو اس لیے کوئی مجھے کوئی کام نہیں دیتا۔' جب بھی چوک کے قریب واقع بیکری کھلتی ہے تو اس کا مالک ہجوم میں باسی روٹیاں تقسیم کرتا ہے۔ چند ہی لمحوں میں روٹیاں ٹکڑوں میں بٹ جاتی ہیں اور کئی مرد اُنھیں ایسے تھامے بیٹھے ہوتے ہیں کہ اس سے قیمتی کوئی چیز نہیں۔ اچانک وہاں موٹر سائیکل پر سوار ایک شخص آتا ہے جس کو اینٹیں اٹھانے کے لیے ایک مزدور کی ضرورت تھی۔ درجنوں لوگ اُس کی طرف لپکتے ہیں۔ ہم دو گھنٹے وہاں رہے اور اس دوران صرف تین مردوں کو کام ملا۔ قریب کی آبادیوں میں بے روزگاری کے تباہ کن اثرات واضح ہیں۔ عبدالرشید عظیمی ہمیں اپنے گھر لے گئے اور اپنے دو بچوں سے ملوایا۔ ان کی بیٹی سال کی جڑواں بچیاں ہیں: رقیہ اور روحیلہ۔ وہ اُنھیں سینے سے لگا کر بتاتے ہیں کہ وہ ناقابلِ برداشت فیصلے کیوں کر رہے ہیں۔ وہ روتے ہوئے کہتے ہیں کہ 'میں اپنی بیٹیوں کو بیچنے کے لیے تیار ہوں۔ میں غریب، قرض میں ڈوبا ہوا اور بے بس ہوں۔' میں کام سے واپس آتا ہوں تو میرے ہونٹ خشک ہوتے ہیں، میں بھوکا، پیاسا، پریشان اور الجھا ہوا ہوتا ہوں۔ میرے بچے کہتے ہیں کہ بابا ہمیں روٹی دو لیکن میں کیا دوں؟ کوئی کام ہے؟'

عبدالرشید کہتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹیوں کو شادی کے لیے یا گھریلو کام کے لیے بیچنے پر تیار ہیں۔ 'اگر میں ایک بیٹی بیچ دوں تو کم از کم چار سال تک اپنے باقی بچوں کو کھانا کھلا سکتا ہوں۔' وہ روحیلہ کو گلے لگا کر روتے ہوئے اُسے چومتے ہیں۔ 'یہ میرے دل کو توڑ دیتا ہے لیکن یہی واحد راستہ ہے۔' بیٹوں کے مقابلے میں بیٹیوں کو بیچنے کا انتخاب اس لیے کیا جاتا ہے کیونکہ ثقافتی طور پر بیٹوں سے امید کی جاتی ہے کہ وہ بڑے ہو کر کمائیں گے۔ افغانستان میں خواتین اور لڑکیوں کی تعلیم اور کام پر طالبان کی جانب سے پابندی کے باعث یہ فرق مزید واضح ہو گیا۔ اس کے علاوہ یہاں شادی کے موقع پر ایک روایت بھی ہے جس میں لڑکے کا خاندان لڑکی کے خاندان کو تحفے دیتا ہے۔ عبدالرشید اور ان کی اہلیہ کیہان کے دو نوعمر بیٹے شہر کے مرکز میں جوتے پالش کرتے ہیں۔ ایک اور بیٹا ہے جو کچرا جمع کرتا ہے جسے کیہان ایندھن کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔ سعید احمد بتاتے ہیں کہ جب ان کی پانچ سالہ بیٹی شائقہ کو اپینڈکس اور جگر میں رسولی ہوئی تو مجبوری میں اسے بیچ دیا۔ 'میرے پاس علاج کے اخراجات کے لیے پیسے نہیں تھے، اس لیے میں نے اپنی بیٹی کو ایک رشتہ دار کو بیچ دیا۔' شائقہ کا آپریشن کامیاب رہا، جس کے لیے 200000 افغانی (3200 ڈالر) کی رقم اُس کی فروخت سے حاصل ہوئی۔ سعید کہتے ہیں کہ اگر وہ اُس وقت پوری رقم لے لیتے تو ان کا رشتہ دار شائقہ کو ساتھ لے جاتا۔ 'اس لیے میں نے کہا کہ ابھی صرف اتنے پیسے دو جو علاج کے لیے چاہییں اور بقیہ پیسے اگلے پانچ سال میں دے دینا، پھر تم اُسے لے جا سکتے ہو۔ وہ اُس کی بہو بنے گی۔' شائقہ اپنی ننھی بانہیں اُن کے گلے میں ڈالے بیٹھی تھی اور دونوں باپ بیٹی کا پیار واضح ہے مگر پانچ سال بعد جب شائقہ محض 10 سال کی ہوگی تو اسے شادی کر کے اپنے رشتہ دار کے گھر جانا پڑے گا۔ سعید کہتے ہیں کہ اگر ان کے پاس پیسے ہوتے تو وہ کبھی ایسا نہیں کرتے لیکن اگر بنا آپریشن کے وہ مر جاتی تو؟ وہ کہتے ہیں کہ اتنی کم عمری میں اپنے بچے کو کسی اور کو دے دینا آسان نہیں۔ 'اس کے علاوہ کم عمری کی شادیوں کے مسائل بھی ہوتے ہیں لیکن چونکہ میں اُس کا علاج نہیں کروا سکتا تھا تو اس لیے میں نے سوچا کم از کم وہ زندہ تو رہے گی۔' افغانستان میں کم عمری کی شادی کا رواج اب بھی عام ہے اور لڑکیوں کی تعلیم پر طالبان حکومت کی پابندیوں کے باعث اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ صرف دو سال پہلے تک سعید کو کچھ نہ کچھ امداد مل رہی تھی۔ تب دیگر لاکھوں افغانوں کی طرح اُنھیں اور اُن کے خاندان کو آنا، کوکنگ آئل، دالیں اور بچوں کے لیے اضافی خوراک امداد میں ملتی تھی لیکن گذشتہ چند برسوں میں امداد میں بڑے پیمانے پر کمی کے باعث بیشتر لوگ اس سے محروم ہو گئے ہیں۔ ایک وقت تھا کہ افغانستان کو سب سے زیادہ امداد امریکہ سے آتی تھی لیکن اس نے گذشتہ سال تقریباً تمام امداد بند کر دی۔ برطانیہ سمیت کئی دیگر بڑے عطیہ دہندگان نے بھی اپنی امداد میں نمایاں کمی کی۔ اقوامِ متحدہ کے موجودہ اعداد و شمار کے مطابق اس سال ملنے والی امداد 2025 کے مقابلے میں 70 فیصد کم ہے۔ اس کے علاوہ ملک کے نصف سے زیادہ صوبے شدید خشک سالی سے متاثر ہیں۔ اس سے بھی مسائل میں اضافہ ہوا۔

ایک اور مقامی عبدالمالک بتاتے ہیں کہ 'ہمیں کسی سے کوئی مدد نہیں ملی۔۔۔ نہ حکومت سے، نہ این جی اوز سے۔' 2021 میں غیر ملکی افواج کے انخلا کے بعد اقتدار سنبھالنے والی طالبان حکومت اافغانستان کی سابقہ انتظامیہ کو اس صورتحال کی ذمہ دار ٹھہراتی ہے۔ طالبان حکومت کے نائب ترجمان حمداللہ فطرت نے بی بی سی کو بتایا کہ '20 سالہ قبضے کے دوران امریکی ڈالرز کے بہاؤ کی وجہ سے ایک مصنوعی معیشت قائم تھی۔' تسلط کے خاتمے کے بعد ہمیں غربت، مشکلات، بے روزگاری اور دیگر مسائل ورثے میں ملے۔' تاہم طالبان کی اپنی پالیسیاں، خاص طور پر خواتین پر پابندیاں، بھی ایک اہم وجہ ہیں جس کی بنا پر عطیہ دہندگان پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ جب اس بارے میں ان سے سوال کیا گیا تو طالبان حکومت نے اس کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ 'انسانی ہمدردی کی امداد کو سیاسی نہیں بنایا جانا چاہیے۔' حمداللہ فطرت نے غربت کم کرنے اور روزگار پیدا کرنے کے لیے 'بڑے معاشی منصوبوں' کا بھی حوالہ دیا، جن میں چند انفراسٹرکچر اور کان کنی کے منصوبے شامل ہیں لیکن اگرچہ طویل مدتی منصوبے مستقبل میں مددگار ہو سکتے ہیں، یہ واضح ہے کہ لاکھوں افراد فوری امداد کے بغیر زندہ نہیں رہ سکیں گے۔ محمد ہاشم کا شمار بھی ایسے ہی افراد میں ہوتا ہے۔ چند ہفتے قبل ہی ان کی 14 ماہ کی بیٹی فوت ہوئی۔ وہ کہتے ہیں کہ 'میری بچی بھوک اور دوائی کی کمی سے مر گئی، جب بچہ بیمار اور بھوکا ہو تو ظاہر ہے وہ مر جائے گا۔' ایک مقامی بزرگ کا کہنا ہے کہ غذائی قلت کے باعث بچوں کی اموات میں گذشتہ دو برسوں میں 'نمایاں اضافہ' ہوا۔ یہاں اموات کا کوئی باضابطہ ریکارڈ نہیں رکھا جاتا۔ قبرستان ہی وہ جگہ ہے جہاں بچوں کی بڑھتی ہوئی اموات کے شواہد ملتے ہیں۔ ہم نے چھوٹی اور بڑی قبروں کی الگ الگ گنتی کی، جیسے ہم نے ماضی میں بھی کیا تھا۔ چھوٹی قبریں بڑی قبروں کے مقابلے میں تقریباً دوگنی تھی یعنی مرنے والے بچوں کی تعداد بڑوں سے دوگنی تھی۔ چغچران کے مرکزی صوبائی ہسپتال سے بھی مزید شواہد ملے۔ ہسپتال میں نومولود بچوں کا وارڈ سب سے مصروف جگہ ہے۔ ہر بستر پر مریض ہے، کچھ کچھ پر تو دو بچوں کو ایک ساتھ رکھا ہوا ہے۔ زیادہ تر وزن کی کمی کا شکار ہیں اور اکثریت کو خود سے سانس لینے میں دشواری کا سامنا ہے۔ ایک نرس ایک چھوٹا سا بستر لاتی ہے جس میں نومولود جڑواں بچیاں ہیں۔ وہ دو ماہ قبل از وقت پیدا ہوئی ہیں۔ ایک کا وزن دو کلوگرام اور دوسری کا صرف ایک کلوگرام ہے۔ ان کی حالت تشویشناک ہے اور فوری طور پر دونوں کو آکسیجن دی جانے لگی۔ ان کی 22 سالہ والدہ شکیلہ زچگی وارڈ میں زیرِ علاج ہیں۔ جڑواں بچیوں کی دادی گل بدن بتاتی ہیں کہ بچیوں کی ماں 'کمزور ہے کیونکہ حمل کے دوران اسے بمشکل کچھ کھانے کو ملتا تھا، محض روٹی اور چائے اور اسی لیے بچوں کی حالت ایسی ہے۔' اسی دن ہمارے ہسپتال سے جانے کے چند گھنٹوں بعد زیادہ وزنی بچی کا انتقال ہو گیا۔ اس کا نام بھی نہیں رکھا جا سکا تھا۔ اگلے دن اُن کی دادی نے بتایا کہ 'ڈاکٹروں نے اُسے بچانے کی کوشش کی لیکن وہ مر گئی۔' میں اُس کے چھوٹے سے جسم کو لپیٹ کر گھر لے گئی۔ جب اُس کی ماں کو اس بارے میں پتا چلا تو وہ بے ہوش ہو گئی۔ 'گل بدن زندہ بچ جانے والی بچی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ 'امید ہے کہ یہ کم از کم زندہ رہے۔' نرس فاطمہ حسینی کہتی ہیں کہ بعض اوقات ایک ہی دن میں تین تک بچے وفات پا جاتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ 'شروع شروع میں جب میں بچوں کو مرتے دیکھتی تھی تو مجھے بہت مشکل ہوتی تھی لیکن اب یہ ہمارے لیے تقریباً معمول بن گیا۔' نومولود وارڈ کے سربراہ ڈاکٹر محمد موسیٰ اولدت کہتے ہیں کہ شرح اموات 10 فیصد تک پہنچ جاتی ہے جو کہ کسی صورت 'قابل قبول نہیں۔' وہ بتاتے ہیں 'لیکن غربت کی وجہ سے مریضوں کی تعداد میں روز اضافہ ہو رہا ہے اور ہمارے پاس بچوں کے مناسب علاج کے وسائل بھی نہیں۔' بچوں کے انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں چھ ہفتے کا ضمیر مینیجائٹس (گردن توڑ بخار) اور نمونیا کا شکار ہے۔ دونوں امراض قابل علاج ہیں لیکن اس کے لیے ڈاکٹروں کو ایم آر آئی سکین کرنا ہوگا اور ان کے پاس اس کے لیے مناسب آلات نہیں۔ لیکن شاید سب سے زیادہ چونکا دینے والی بات یہ ہے کہ سرکاری ہسپتال میں زیادہ تر مریضوں کے لیے ادویات موجود نہیں اور خاندانوں کو باہر کی فارمیسیوں سے دوائیں خریدنا پڑتی ہیں۔ فاطمہ کہتی ہیں کہ 'کبھی کبھار اگر کسی خوشحال خاندان کے بچے کی دوائیں بچ جائیں تو ہم انھیں اُن بچوں کے لیے استعمال کرتے ہیں جن کے گھر والے دوا نہیں خرید سکتے۔' پیسے کی کمی بہت سے خاندانوں کو مشکل فیصلے کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔ گل بدن کی زندہ بچ جانے والی نواسی کا وزن تھوڑا بڑھا اور اس کی سانس بھی بحال ہوئی لیکن چند دن بعد خاندان اُسے گھر لے گیا کیونکہ وہ ہسپتال کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ ضمیر کو بھی اسی وجہ سے اُس کے والدین گھر لے گئے۔ اب اُن کے ننھے جسموں کو اپنی بقا کی جنگ خود لڑنی ہوگی۔

(بی بی سی اردو)

# ورقِ تازہ

21 May 2026 اداریہ

## معاشی طوفان کا خطرہ؟

انتخابی بساط لپیٹے جانے کے فوراً بعد اقتدار کے ایوانوں سے معاشی استحکام کا وہ تمام تر طلسم ٹوٹ کر بکھر گیا ہے جسے گزشتہ کئی ماہ سے انتہائی مہارت کے ساتھ بُنا جا رہا تھا۔ محض چار دنوں کے مختصر ترین وقفے میں پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں تسلسل کے ساتھ دوسری مرتبہ اضافہ اس بات کا اعلان ہے کہ ریاستی خزانے کے خسارے کا سارا بوجھ اب براہِ راست عام شہری کی جیب پر منتقل کیا جا رہا ہے۔ یہ صورتحال محض ایندھن کے میٹرز پر دوڑتے ہندسوں تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ اس ہولناک معاشی طوفان کا پیش خیمہ ہے جس کی لہریں اب درمیانے اور غریب طبقے کے دسترخوان تک پہنچ چکی ہیں۔ جب ریاست کے معاشی پہیے کو چلانے کے لیے عوام کی قوتِ خرید کو نچوڑنا ہی واحد حکمت عملی بن جائے، تو یہ حکومتی پالیسی سازوں کے معاشی وژن کے دیوالیہ پن کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ عوام پر مسلط کی جانے والی اس ہوش ربا مہنگائی کے بیچ وہ حکومتی بیانیہ بھی زمین بوس ہو چکا ہے جس نے توانائی کی پالیسیوں کو ایک مذاق بنا کر رکھ دیا ہے۔ ایک طویل عرصے تک بین الاقوامی سطح پر یہ دعویٰ کیا جاتا رہا کہ حکومت عالمی دباؤ کو خاطر میں لائے بغیر روس سے سستا خام تیل خرید رہی ہے تاکہ ملکی معیشت کو مستحکم رکھا جا سکے۔ اگر سستا روسی تیل واقعی ملکی ریفائنریز تک پہنچ رہا ہے، تو اس کا ثمر پمپ پر کھڑے اس عام صارف کو کیوں نہیں مل رہا جو روزمرہ کی مہنگائی کی چکی میں پس رہا ہے؟ ایندھن کی قیمتیں کم ہونے کے بجائے آسمان کو چھونا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ سستے تیل سے حاصل ہونے والا خطیر منافع عوام کو ریلیف دینے کے بجائے تیل کمپنیوں کی بیلنس شیٹس اور سرکاری خزانوں کو بھرنے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس معاشی ناانصافی کے ساتھ ہی سیاسی قیادت کے قول و فعل کا تضاد بھی پوری طرح بے نقاب ہو چکا ہے۔ سربراہِ مملکت کی جانب سے عوام کو ایندھن بچانے، غیر ملکی دوروں سے گریز کرنے اور ملکی وسائل پر بوجھ نہ ڈالنے کی تلقین کی جاتی ہے، اور ان خطابات کے چند گھنٹوں بعد ہی وہ خود غیر ملکی دوروں پر روانہ ہو جاتے ہیں۔ جب قیادت سادگی اور کفایت شعاری کی عملی مثال قائم کرنے کے بجائے محض زبانی جمع خرچ پر انحصار کرے، تو عوام سے قربانی کی توقع رکھنا ایک انتہائی بے رحم مذاق معلوم ہوتا ہے۔ مہنگائی کے اس طوفان میں گھرے عام آدمی کے لیے یہ نصیحتیں اب کسی مرہم کے بجائے زخموں پر نمک چھڑکنے کا کام کر رہی ہیں۔ حکومتی ایوانوں سے مہنگائی کا دفاع کرتے ہوئے فوراً مغربی ایشیا کی کشیدگی، ایران تنازعہ اور آبنائے ہرمز کے تجارتی راستوں پر منڈلاتے خطرات کو ڈھال بنا لیا جاتا ہے۔ یہ بیرونی عوامل اپنی جگہ اہم ضرور ہیں، لیکن موجودہ معاشی بحران کی اصل جڑیں اس مجرمانہ داخلی بدانتظامی میں پیوست ہیں جس نے ملکی معیشت کو اس نہج تک پہنچایا ہے۔ سال ۲۰۱۴ء میں جب موجودہ حکومت نے اقتدار سنبھالا تھا، تو عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتیں سو ڈالر سے گر کر انسٹھ ڈالر فی بیرل تک آ گئی تھیں۔ اس غیر معمولی عالمی رعایت نے حکومت کو ایک ایسا تاریخی موقع فراہم کیا تھا جس سے ایک مضبوط معاشی بفر اور انرجی سیکیورٹی ماڈل تیار کیا جا سکتا تھا، مگر وہ سنہری دور بغیر کسی پائیدار اسٹرکچر کی تعمیر کے ضائع کر دیا گیا۔

آج جب وہ سازگار معاشی ماحول ختم ہو چکا ہے، تو معاشی اعشاریے تیزی سے سرخ نشان عبور کر رہے ہیں اور عالمی مالیاتی اداروں کی وارننگز انتہائی تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہیں۔ گولڈ مین ساخس جیسے مستند عالمی اداروں کا ہندوستان کی شرحِ نمو کے تخمینے کو سات فیصد سے گرا کر پانچ اعشاریہ نو فیصد کر دینا معیشت کے اندرونی کھوکھلے پن کی واضح گواہی ہے۔ روپے کی قدر میں مسلسل گراوٹ، ایل این جی اور ایل پی جی جیسی بنیادی توانائی کی قلت، اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کا ہندوستانی بازاروں سے تیزی سے انخلا ایک ایسا کثیر الجہتی بحران پیدا کر رہا ہے جسے محض سیاسی نعروں سے سنبھالنا ناممکن ہے۔ اس بڑھتے ہوئے معاشی طوفان کے حوالے سے دی جانے والی وارننگز اس خوفناک گراؤنڈ ریئلٹی کی عکاسی کرتی ہیں جس کا سامنا آج ہر عام ہندوستانی کر رہا ہے۔ پچھلی ایک دہائی میں جو معاشی ڈھانچہ تشکیل دیا گیا ہے، وہ مکمل طور پر چند مخصوص کارپوریٹ گھرانوں کے گرد گھومتا ہے۔ ملکی وسائل کی بندر بانٹ کا یہ عالم ہے کہ ہوائی اڈوں، بندرگاہوں، دفاعی پیداوار اور توانائی کے کلیدی منصوبوں پر مخصوص سرمایہ داروں کی اجارہ داری قائم کر دی گئی ہے۔ خام تیل اور کھاد کا بحران اس کسان کو برباد کر رہا ہے جس کی فصل کی لاگت بڑھ چکی ہے، اور اس چھوٹے تاجر کا دیوالیہ نکال رہا ہے جس کی سپلائی چین تباہ ہو گئی ہے، جبکہ بڑے صنعت کار ہر قسم کے بحران سے محفوظ ہیں۔ یہ ایک ایسا استحصالی نظام بن چکا ہے جہاں بحران کی صورت میں منریگا جیسی غریب پرور فلاحی اسکیموں کے فنڈز فوراً سکیڑ دیے جاتے ہیں، فنڈنگ میں کٹوتیاں کر کے دیہی معیشت کا گلا گھونٹ دیا جاتا ہے، لیکن ارب پتیوں کی اجارہ داری اور ان کے منافع کے تحفظ کو ہر قیمت پر یقینی بنایا جاتا ہے۔ ریاست کا کام وسائل کی منصفانہ تقسیم ہوتا ہے، نہ کہ غریب کی جیب سے سرمایہ نکال کر چند تجوریوں میں بھرنا۔ جب ریاست کی پالیسیاں صرف دو یا تین بڑے سرمایہ داروں کے مفادات کے تابع ہو جائیں اور عوام کو محض ٹیکس دہندہ مشین سمجھ لیا جائے، تو معاشی ڈھانچہ ریت کی دیوار ثابت ہوتا ہے۔ حکومت کو اشتہاری مہمات اور دلفریب تقریروں کے سراب سے باہر نکل کر معیشت کی گرتی ہوئی دیواروں کو سنبھالنا ہوگا۔ ایندھن پر عائد کیے گئے ظالمانہ ٹیکسز نے عام آدمی کی قوتِ خرید کو مکمل طور پر مفلوج کر دیا ہے، جس کا براہِ راست اثر ملکی پیداوار اور بازار کی طلب پر پڑ رہا ہے۔ اگر فوری طور پر کارپوریٹ نواز پالیسیوں پر نظرِ ثانی نہ کی گئی اور ٹیکسوں کے اس غیر منصفانہ بوجھ میں کٹوتی کر کے عوام کو براہِ راست ریلیف فراہم نہ کیا گیا، تو یہ معاشی طوفان معاشرے کے اس تانے بانے کو اس طرح ادھیڑ دے گا جسے سنبھالنا پھر کسی سیاسی قیادت یا ریاستی مشینری کے بس میں نہیں رہے گا۔ اقتدار کے ایوانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ جب عوام کے پاس کھونے کے لیے کچھ نہیں بچتا، تو ان کا معاشی اضطراب کسی بھی ایوان کے غرور کو خاک میں ملانے کی بھرپور طاقت رکھتا ہے۔

## مغربی ایشیا کی بدلتی سیاست اور ہندوتوا۔صیہونی اتحاد کا ابھرتا منظر نامہ

تحریر: عبید باحسین

گزشتہ چند برسوں میں مغربی ایشیا کی سیاست میں غیر معمولی تبدیلیاں دیکھنے کو ملی ہیں۔ ایک وقت تھا جب عرب دنیا اور اسرائیل کے درمیان کھلی دشمنی پائی جاتی تھی، لیکن اب حالات تیزی سے بدل رہے ہیں۔ خاص طور پر متحدہ عرب امارات (یو اے ای) اور اسرائیل کے تعلقات نے پورے خطے کی سیاست کو نئی شکل دی ہے۔ سن 2020 میں امریکہ کی ثالثی میں ہونے والے "Abraham Accord- ابراہیم معاہدے" کے بعد یو اے ای نے اسرائیل کو باضابطہ طور پر تسلیم کیا۔ اس کے بعد دونوں ممالک کے درمیان سفارتی، تجارتی، دفاعی اور تکنیکی تعلقات میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ ابوظہبی اور تل ابیب میں سفارت خانے قائم ہوئے، براہِ راست پروازیں شروع ہوئیں اور اربوں ڈالر کی تجارت ہونے لگی۔ دفاع، مصنوعی ذہانت، سائبر سیکیورٹی، پانی کی ٹیکنالوجی اور سرمایہ کاری جیسے شعبوں میں دونوں ممالک قریبی شراکت دار بن گئے۔ تاہم اس تبدیلی کے باوجود یو اے ای نے عرب لیگ سے علیحدگی اختیار نہیں کی۔ وہ آج بھی عرب لیگ کا مکمل رکن ہے اور فلسطینی مسئلے پر باضابطہ طور پر دو ریاستی حل کی حمایت کرتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اب عرب دنیا میں اسرائیل کے تعلق سے یکساں موقف باقی نہیں رہا۔ مصر اور اردن پہلے ہی اسرائیل کو تسلیم کر چکے تھے، جبکہ بعد میں بحرین اور مراکش نے بھی اسرائیل سے تعلقات قائم کیے۔ ایران کے ساتھ کشیدگی نے اس پورے خطے کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ یو اے ای ایک طرف ایران کے ساتھ تجارتی تعلقات برقرار رکھنا چاہتا ہے کیونکہ جغرافیائی اور معاشی طور پر دونوں ممالک ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، دوسری طرف وہ امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ اپنے دفاعی تعاون کو بھی مضبوط کر رہا ہے۔ ایران اور اسرائیل کے درمیان بڑھتی ہوئی جنگی صورتحال میں یو اے ای نے بظاہر "تحفظ، استحکام اور سفارتکاری" کی پالیسی اختیار کی، لیکن عالمی میڈیا کی مختلف رپورٹس کے مطابق وہ دفاعی سطح پر امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ تعاون کرتا رہا۔ اسی دوران ہندوستان کی خارجہ پالیسی بھی بحث کا موضوع بنی۔ وزیر اعظم نریندر مودی کا ایران جنگ سے پہلے اسرائیل کا دورہ اور اس کے بعد یو اے ای کا دورہ بھی سیاسی مباحث کا سبب بنا۔ بعض حلقوں نے اسے ہندوستان کے اسرائیل نواز جھکاؤ کے طور پر دیکھا، جبکہ حکومت کے حامیوں کا کہنا تھا کہ ہندوستان صرف اپنے معاشی اور تزویراتی مفادات کا تحفظ کر رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان آج "ملٹی الائنمنٹ" کی پالیسی پر چل رہا ہے۔ ایک طرف اسرائیل کے ساتھ اس کے دفاعی اور تکنیکی تعلقات مضبوط ہو رہے ہیں، دوسری طرف خلیجی ممالک سے توانائی اور سرمایہ کاری کے رشتے بھی اہم ہیں، جبکہ ایران تاریخی طور پر ہندوستان کا اہم شراکت دار رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کھل کر کسی ایک فریق کا ساتھ دینے سے گریز کرتا ہے۔ یہ صورتحال اس وقت مزید نمایاں ہوئی جب ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی ہلاکت کے بعد ہندوستان نے نہ تو اسرائیل اور امریکہ کی مذمت کی اور نہ ہی کوئی سخت ردعمل ظاہر کیا۔ ہندوستانی حکومت نے صرف "تحمل، مذاکرات اور علاقائی استحکام" کی بات کی۔ اپوزیشن جماعتوں نے اس خاموشی پر حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا، جبکہ حکومت کے حامیوں نے اسے ایک محتاط سفارتی حکمت عملی قرار دیا۔ اسی تناظر میں گزشتہ کچھ برسوں سے "ہندوتوا۔صیہونی اتحاد" کی بحث بھی شدت اختیار کر گئی ہے۔ کئی سیاسی مبصرین اور دانشوروں کا ماننا ہے کہ ہندوستان میں ہندوتوا نظریہ رکھنے والی قوتیں اور اسرائیل کی سخت گیر صیہونی سیاست کے درمیان نظریاتی اور سیاسی قربت بڑھ رہی ہے۔ ان کے مطابق دونوں سیاسی دھارے قوم پرستی، سیکیورٹی اسٹیٹ، مذہبی شناخت پر مبنی سیاست اور "دہشت گردی کے خلاف جنگ" جیسے بیانیوں کو ایک دوسرے سے قریب لاتے ہیں۔

ہندوستان میں دائیں بازو کے بعض حلقے اسرائیل کو ایک مضبوط قوم پرست ریاست کے طور پر پیش کرتے ہیں اور اس کی فوجی طاقت، نگرانی کے نظام اور داخلی سلامتی کی پالیسیوں کی تعریف کرتے ہیں۔ اسی طرح اسرائیل بھی ہندوستان کو ایک بڑے اسٹریٹجک اور دفاعی شراکت دار کے طور پر دیکھتا ہے۔ دفاعی سودے، ڈرون ٹیکنالوجی، سائبر سیکیورٹی، انٹیلی جنس تعاون اور نگرانی کے نظام اس تعلق کا اہم حصہ بن چکے ہیں۔ دوسری طرف ناقدین کا کہنا ہے کہ یہ قربت جنوبی ایشیا اور مغربی ایشیا دونوں میں مذہبی کشیدگی کو بڑھا سکتی ہے۔ ان کے مطابق فلسطینی مسئلہ، کشمیر کی صورتحال، اقلیتوں کے حقوق اور مذہبی قوم پرستی جیسے موضوعات نے اس بحث کو مزید حساس بنا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے بعض سیکولر، بائیں بازو اور مسلم حلقے "ہندوتوا۔صیہونی اتحاد" کو ایک سیاسی و نظریاتی اتحاد کے طور پر دیکھتے ہیں، جبکہ حکومت کے حامی اس اصطلاح کو محض سیاسی پروپیگنڈہ قرار دیتے ہیں۔ مغربی ایشیا کی یہ نئی سیاست اس بات کی علامت ہے کہ اب نظریاتی اتحادوں کی جگہ معاشی مفادات، دفاعی شراکت داری اور جغرافیائی حکمت عملی نے لے لی ہے۔ عرب دنیا، اسرائیل، ایران اور ہندوستان سب اپنے اپنے مفادات کے مطابق نئے اتحاد بنا رہے ہیں۔ ایسے میں فلسطین کا مسئلہ، خطے کا امن اور عالمی طاقتوں کا کردار آنے والے برسوں میں مزید اہمیت اختیار کرے گا۔

## تائیوان امریکہ اور چین کے تعلقات میں مستقل کشیدگی کا مرکز بنا ہوا ہے: ماہرین

تائی پے۔ 19 مئی۔ ایم این این۔ تائیوان بدستور امریکہ اور چین کے تعلقات میں سب سے حساس اور متنازع مسئلہ بنا ہوا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ جزیرہ صرف ایک علاقائی تنازع نہیں بلکہ دو بڑی طاقتوں کے درمیان اسٹریٹجک رقابت کا بنیادی مرکز ہے، جہاں کسی بھی غلط اندازے یا پالیسی تبدیلی کے دوررس عالمی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ چین تائیوان کو اپنے علاقے کا حصہ قرار دیتا ہے اور اسے مستقبل میں اپنے ساتھ متحد کرنے کو قومی ترجیح سمجھتا ہے، جبکہ تائیوان ایک خودمختار جمہوری نظام کے تحت اپنی الگ حکومت، فوج اور اقتصادی ڈھانچہ رکھتا ہے۔ امریکہ اگرچہ باضابطہ طور پر "ایک چین" پالیسی کو تسلیم کرتا ہے، تاہم تائیون ریلیشن ایکٹ کے تحت تائیوان کی دفاعی صلاحیت برقرار رکھنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ حالیہ برسوں میں آبنائے تائیوان میں فوجی سرگرمیوں اور سفارتی تناؤ میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ چینی جنگی طیاروں اور بحری جہازوں کی بڑھتی ہوئی نقل و حرکت، امریکی اسلحہ فروخت، اور واشنگٹن و بیجنگ کے درمیان سخت بیانات نے اس مسئلے کو مزید حساس بنا دیا ہے۔

## ماں کی ادھوری خواہش، بیت اللہ کے سائے میں ایک بیٹے کے آنسو

تحریر: ڈاکٹر محمد عبدالسمیع ندوی
اسسٹنٹ پروفیسر، مولانا آزاد کالج، اورنگ آباد
حال مقیم ہوٹل اسفار الحجاز مکہ معظمہ بلڈنگ نمبر 1303 روم نمبر 207
موبائل: 9325217306

انسان کی زندگی میں بعض لمحے ایسے آتے ہیں جب دل ماضی کے دریچوں میں اتر جاتا ہے، یادیں آنکھوں سے آنسو بن کر بہنے لگتی ہیں، اور انسان ہجوم میں بھی خود کو تنہا محسوس کرنے لگتا ہے۔ خصوصاً حرمین شریفین کی مقدس فضائیں تو ویسے بھی دل کے بند دروازے کھول دیتی ہیں۔ وہاں انسان اپنے رب کے زیادہ قریب ہوتا ہے، اور شاید اسی قربِ الٰہی کی برکت سے اپ

# ۱۲۲۶/واں عرس مبارک کے موقع پر حضرت ابراہیم سمرقندی رحمہ اللہ علیہ

**عقیل خان بیاولی جلگاؤں:** اہلِ بیتِ اطہارؓ کے چشم و چراغ، اہلِ قریش قبرستان کے روحانی تاجدار مہاراشٹر کی سرزمین صدیوں سے اولیاءِ کرام، صوفیاءِ عظام اور اہلِ دل بزرگوں کی نسبت سے روحانی عظمت رکھتی ہے۔ اسی مقدس دھرتی پر تعلقہ جنر ضلع پونہ کے تاریخی گاؤں پاڈلی میں ایک ایسی عظیم المرتبت ہستی آرام فرما ہیں جنہیں عقیدت مند حضرت ابراہیم سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ آپ نہ صرف ایک صاحبِ کرامت بزرگ تھے بلکہ اہلِ بیتِ رسول ﷺ سے نسبت رکھنے والی وہ نورانی شخصیت تھے جنہوں نے اپنے اخلاق، عبادت، زہد و تقویٰ اور خدمتِ خلق سے ہزاروں دلوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سے منور کیا۔ آپ کا مزارِ اقدس اہلِ قریش قبرستان پاڈلی میں مرجع خلائق ہے جہاں آج بھی عقیدت مند حاضر ہو کر روحانی سکون، قلبی اطمینان اور فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔ اہلِ علاقہ کے دلوں میں آپ کی محبت ایک چراغ کی مانند روشن ہے جس کی لو کبھی مدھم نہیں ہوئی۔

**نسبِ مبارک اور روحانی عظمت:** حضرت ابراہیم سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق اہلِ بیتِ اطہارؓ سے ہیں۔ یہی نسبت آپ کی شخصیت میں نورانیت، شفقت، حلم اور روحانی کشش کا سبب بنی۔ آپ کی ذات میں خانوادۂ رسول ﷺ کی پاکیزگی اور صوفیانہ فقر کا حسین امتزاج نظر آتا تھا۔ لوگ آپ کو نہ صرف ایک ولیٔ کامل بلکہ محبت و انسانیت کا پیکر سمجھتے تھے۔ "سمرقندی" نسبت اس بات کی علامت مانی جاتی ہے کہ آپ کے بزرگوں کا تعلق وسط ایشیا کے علمی و روحانی مرکز سمرقند سے ہے۔ جہاں سے بے شمار اولیاء و صوفیاء نے عالم اسلام کو روحانی روشنی عطا کی۔

**عبادت و ریاضت کا پیکر:** حضرت ابراہیم سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ذکرِ الٰہی، تلاوتِ قرآن، مجاہدۂ نفس اور خدمتِ خلق میں بسر فرمایا۔ روایت ہے کہ آپ اکثر راتوں کو عبادت میں گزارتے اور فجر سے قبل طویل مناجات میں مشغول رہتے۔ آپ کی مجلس میں بیٹھنے والا ہر شخص ایک عجیب روحانی کیفیت محسوس کرتا تھا۔ آپ دنیاوی نمود و نمائش سے بے حد دور رہتے۔ سادگی آپ کا شعار اور عاجزی آپ کی پہچان تھی۔ فقراء، مساکین اور مسافروں کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ آپ کی خانقاہی زندگی کا نمایاں وصف تھا۔

**کراماتِ حضرت ابراہیم سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ:** اولیاءِ کرام کی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ کرامات سے مزین ہوتی ہیں۔ حضرت ابراہیم سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی متعدد روحانی واقعات اور کرامات منقول ہیں جنہیں اہلِ علاقہ آج بھی عقیدت سے بیان کرتے ہیں۔ دعاؤں کی قبولیت کہا جاتا ہے کہ جو شخص اخلاص کے ساتھ آپ کے مزار پر حاضر ہو کر دعا مانگتا، اللہ تعالیٰ اس کی مشکلات آسان فرما دیتا۔ بے اولاد جوڑوں کو اولاد کی نعمت، بیماروں کو شفا اور پریشان حال لوگوں کو سکون نصیب ہونے کے کئی واقعات زبان زدِ عام ہیں۔

**روحانی بصیرت:** آپ لوگوں کے دلوں کے احوال سمجھ لیتے تھے۔ کوئی شخص پریشانی میں حاضر ہوتا تو آپ اس کے سوال کرنے سے پہلے ہی اس کی کیفیت بیان فرما دیتے۔ یہی روحانی فراست لوگوں کے ایمان و عقیدت میں اضافہ کرتی تھی۔ محبت و اخوت کا درس آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ تھی کہ آپ نے نفرتوں کو محبت میں بدل دیا۔ مختلف برادریوں مذاہب اور طبقات کے لوگ آپ کی مجلس میں بیٹھ کر بھائی چارے اور انسانیت کا درس حاصل کرتے تھے۔

**خدماتِ دین و انسانیت:** حضرت ابراہیم سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے دین اسلام کی تبلیغ نہایت حکمت، نرمی اور محبت کے ساتھ فرمائی۔ آپ کے کردار میں تصوف کی اصل روح نمایاں تھی جس کا مقصد انسان کو اللہ سے جوڑنا اور مخلوقِ خدا سے محبت سکھانا ہے۔ آپ نے: لوگوں میں اخلاقِ حسنہ کو فروغ دیا۔ نوجوانوں کو دینی و روحانی تربیت دی۔ ذکر و فکر کی محفلوں کا اہتمام فرمایا۔ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کی بھائی چارہ، صبر اور رواداری کا پیغام عام کیا۔ آپ کی تعلیمات آج بھی اہلِ پاڈلی اور اطراف کے علاقوں میں زندہ ہیں۔

**مزارِ اقدس کی روحانی فضیلت:** اہلِ قریش قبرستان پاڈلی میں واقع آپ کا مزار شریف روحانی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے۔ عرس مبارک اور دیگر مذہبی مواقع پر عقیدت مند بڑی تعداد میں حاضر ہو کر فاتحہ، درود و سلام اور محافل ذکر و نعت کا اہتمام کرتے ہیں۔ یہ مقام صرف ایک مزار نہیں بلکہ محبت، عقیدت اور روحانی سکون کا مرکز ہے جہاں آنے والا ہر شخص اپنے دل میں ایک نورانی کیفیت محسوس کرتا ہے۔ آج ۲۱ مئی بہ روز جمعرات آپ کا ۱۲۲۶واں عرس مبارک اپنی روایتی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک کے کونے کونے سے آپ کے چاہنے والے فیض و برکات حاصل کریں گے۔

**صوفیانہ پیغام:** حضرت ابراہیم سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی اس حقیقت کی آئینہ دار تھی کہ: "تصوف لباس کا نام نہیں، بلکہ دل کو محبتِ الٰہی اور عشقِ رسول ﷺ سے روشن کرنے کا نام ہے۔" آپ نے انسانوں کو نفرت نہیں محبت، غرور نہیں عاجزی، اور دنیا پرستی نہیں بلکہ خدا پرستی کا درس دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی آپ کا نام احترام، عقیدت اور روحانی عظمت کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم سمرقندی اُن عظیم صوفی بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے خاموشی کے ساتھ دلوں کی دنیا بدل دی۔ آپ کی حیاتِ مبارکہ محبت، عبادت، خدمتِ خلق اور روحانی فیوض کا حسین مرقع ہے۔ اہلِ پاڈلی اور اطراف کے علاقوں کے لیے آپ کی ذات آج بھی مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اولیاءِ صالحین کی سچی محبت اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

# بھیونڈی میں پیدائش و وفات سرٹیفکیٹ گھوٹالے پر پھر سیاست گرم

## 400 فرضی وفات سرٹیفکیٹ منسوخ ہوں گے: کرٹ سومیا

بھیونڈی: ۲۰/مئی (شارف انصاری):- کرٹ سومیا نے دعویٰ کیا ہے کہ بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کے پیدائش و وفات رجسٹریشن محکمہ میں بڑے پیمانے پر فرضی سرٹیفکیٹ جاری کیے گئے ہیں، جن میں تقریباً 400 وفات سرٹیفکیٹ فرضی پائے گئے ہیں اور انہیں جلد منسوخ کیا جائے گا۔ اس معاملے کے بعد شہر کی سیاست ایک بار پھر گرم ہوگئی ہے۔ پیر کے روز بھیونڈی ہیڈکوارٹر پہنچنے والے کیریٹ سومیا نے پیدائش و وفات محکمہ کے کام کاج کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر ایم ایل اے مہیش چوگلے، بی جے پی شہر صدر روی ساونت، گروپ لیڈر سنتوش شیٹی سمیت کئی عہدیداران بھی موجود تھے۔ معائنے کے بعد سومیا نے الزام لگایا کہ بھیونڈی میونسپل کارپوریشن علاقے میں پیدائش و وفات رجسٹریشن کے لیے بیک وقت دو الگ الگ سسٹم چلائے جا رہے ہیں، جبکہ پرانا سسٹم بند کرنے کے احکامات پہلے ہی جاری کیے جا چکے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ "اصلاح" کے نام پر گزشتہ دس مہینوں میں تقریباً 1500 سرٹیفکیٹ جاری کیے گئے، جن میں سے 400 وفات سرٹیفکیٹ جانچ میں فرضی پائے گئے ہیں۔ اس معاملے کی شکایت میونسپل کمشنر انمول ساگر سے کی گئی ہے، جس پر کمشنر نے ایک ماہ کے اندر جانچ مکمل کر کے رپورٹ پیش کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ سومیا کے مطابق، مہاراشٹر میں گزشتہ تین برسوں سے جاری مہم کے تحت پچھلے دس مہینوں میں تقریباً 3 لاکھ فرضی پیدائش سرٹیفکیٹ منسوخ کیے جا چکے ہیں۔ اس سلسلے میں 55 سے زائد مقامات پر مقدمات درج کیے گئے ہیں جبکہ 42 شہروں میں تقریباً 10 ہزار افراد کو ملزم بنایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں پیدائش و وفات رجسٹریشن کے نظام کو شفاف بنانے کے لیے کارروائی مسلسل جاری رہے گی اور آنے والے دنوں میں مزید سخت اقدامات کیے جائیں گے۔

# بھارت سب کیلئے سستی اور معیاری صحت کی دیکھ بھال تک رسائی کو یقینی بنا رہا ہے: جے پی نڈا

جنیوا۔ 20/مئی۔ ایم این این۔ مرکزی وزیر صحت جے پی نڈا نے منگل کو (مقامی وقت کے مطابق) جنیوا میں 79 ویں عالمی صحت اسمبلی سے اپنے خطاب میں کہا کہ ہندوستان صحت کی دیکھ بھال میں توسیع اور ڈیجیٹل تبدیلی کو عالمی صحت کی کوریج کی طرف دھکیلنے کے ایک حصے کے طور پر تیز کر رہا ہے۔ اپنی ایکس پوسٹ میں، نڈا نے صحت کی دیکھ بھال کی فراہمی اور بنیادی ڈھانچے میں کلیدی کامیابیوں کا خاکہ پیش کرتے ہوئے "یونیورسل ہیلتھ کوریج، ڈیجیٹل ہیلتھ انوویشن اور عالمی صحت سے یکجہتی" کے لیے ہندوستان کی وابستگی کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا، "ایک پوری حکومت اور پورے معاشرے کے نقطہ نظر سے چلتے ہوئے، ہندوستان تمام صحت کی دیکھ بھال تک تیزی سے رسائی کے قابل ہے۔ انہوں نے مزید کہا، "آیوشمان بھارت ڈیجیٹل مشن 880 ملین سے زیادہ منفرد ڈیجیٹل ہیلتھ آئی ڈی کے ساتھ ہندوستان کے ڈیجیٹل ہیلتھ ایکو سسٹم کو مضبوط بنا رہا ہے، جس سے ہموار اور مربوط صحت کی دیکھ بھال کی فراہمی ممکن ہو رہی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ AI کے مستقبل کو اخلاقی، جامع اور انسانی بنیادوں پر مبنی نظاموں میں لنگر انداز ہونا چاہیے جو عالمی سطح پر منصفانہ اور قابل اعتماد صحت کی دیکھ بھال کو آگے بڑھاتے ہیں۔ 79 ویں ورلڈ ہیلتھ اسمبلی میں اپنے خطاب میں، نڈا نے صحت عامہ میں بڑے پیمانے پر توسیع پر زور دیتے ہوئے، صحت کی دیکھ بھال میں اصلاحات کے لیے ہندوستان کے "پوری حکومت" اور "پورے معاشرے" کے نقطہ نظر کو اجاگر کیا۔ انہوں نے ملک بھر میں ایک لاکھ پچاسی ہزار آیوشمان آروگیہ مندروں کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نے "185000 صحت اور تندرستی کے مراکز، یعنی آیوشمان آروگیہ مندر" قائم کیے ہیں۔ وزیر نے آیوشمان بھارت ڈیجیٹل مشن کے تحت ہونے والی پیشرفت پر بھی زور دیا، جس نے ہندوستان کے ڈیجیٹل ہیلتھ کیئر انفراسٹرکچر کو نمایاں طور پر وسعت دی ہے۔ انہوں نے کہا، آیوشمان بھارت ڈیجیٹل مشن 880 ملین سے زیادہ منفرد ڈیجیٹل صحت کی شناخت بنا کر ہندوستان کے قومی ڈیجیٹل ہیلتھ ایکو سسٹم کو مضبوط کر رہا ہے، جو صحت کے طول بلد ریکارڈ اور دیکھ بھال کے بغیر کسی رکاوٹ کے تسلسل کو سہولت فراہم کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

# آہ فاروق سید ۔۔۔اب بمبئی سے اردو کی خدمت کون کرے گا؟

**خواجہ کوثر حیات**

بمبئی، سپنوں کا وہ شہر جہاں ہر شخص روزگار، تجارت اور چکا چوند کی دوڑ میں شامل نظر آتا ہے۔ اس شہر کی شناخت کاروبار، فلمی دنیا اور مادی مصروفیات سے قائم ہے۔ ایسے ماحول میں اپنی ذاتی آسائشوں اور مفادات کو پس پشت ڈال کر صرف اردو اور بچوں کے ادب کے لیے خود کو مکمل وقف کر دینا یقیناً غیر معمولی بات ہے۔ گل بوٹے جیسے معیاری اور مقبول رسالے کو مسلسل جاری رکھنا شاید پورے ہندوستان میں ایک منفرد مثال ہے اور یہ کارنامہ فاروق سید صاحب جیسے بے غرض، خاموش اور مخلص خدمت گزار ہی انجام دے سکتے تھے۔ ادبِ اطفال کا یہ تابندہ ستارہ آج ہم سے رخصت ہو گیا مگر وہ ہمیشہ گل بوٹے کے ذریعے ہمارے دلوں میں زندہ رہے گے۔ ان کا رسالہ گل بوٹے انہیں ہمیشہ زندہ رکھے گا۔ ان کی پہچان محض ایک مدیر یا ادیب کی نہ تھی بلکہ وہ خود گل بوٹے کی شناخت بن گئے تھے۔ بچوں کے اس محبوب رسالے نے انہیں ہر گھر اور ہر دل تک پہنچایا۔ فاروق سید صاحب نے اپنی زندگی کا ایک طویل اور قیمتی عرصہ گل بوٹے کے لیے وقف کیے رکھا۔ یہ محض ادبی وابستگی نہیں بلکہ عشق، خلوص اور خدمت کی ایسی داستان تھی جس میں انہوں نے اپنی توانائیاں، اپنا وقت بلکہ اپنی ذات تک قربان کر دی۔ محسوس ہوتا تھا کہ ان کے لیے اپنی ذاتی زندگی اور اہلِ خانہ سے پہلے ان کا رسالہ اہم تھا۔ وہ ہر لمحہ اس کی بقا، معیار اور تسلسل کے لیے کوشاں رہتے۔

آج کے سوشل میڈیا اور برق رفتار ذرائع ابلاغ کے دور میں کسی ادبی رسالے کو مستقل مزاجی کے ساتھ جاری رکھنا واقعی جوئے شیر لانے کے مترادف ہے مگر فاروق سید صاحب نے ثابت قدمی اور اخلاص کے ساتھ اس چراغ کو روشن رکھا۔ یہی ان کی سب سے بڑی ادبی خدمت اور سرمایۂ افتخار ہے۔ ان کے سانحۂ ارتحال سے ادبِ اطفال ایک مخلص، فعال اور محبت کرنے والی شخصیت سے محروم ہو گیا ہے۔ وہ نہ صرف ایک بہترین مدیر اور ادیب تھے بلکہ نہایت شفیق، ملنسار اور ہر دل عزیز انسان بھی تھے۔ بال بھارتی کی نشستوں میں جب بھی انہیں دیکھا، احباب کے جھرمٹ میں گھرا پایا۔ ان کے چہرے کی دائمی مسکراہٹ، سادگی اور خلوص ہر شخص کو اپنا گرویدہ بنا لیتا تھا۔ وہ واقعی سب کے دوست تھے۔ گل بوٹے نہ صرف بچوں کا پسندیدہ رسالہ رہا بلکہ اس نے کئی نسلوں کی فکری، ادبی اور اخلاقی تربیت میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ آج ان کی رحلت پر صرف ان کے احباب ہی نہیں بلکہ محبِ اردو ادب، ادبِ اطفال اور گل بوٹے کے بے شمار قارئین بھی خود کو غمگین محسوس کر رہے ہیں۔ فاروق سید صاحب کی رحلت ادبِ اطفال کے افق پر ایسا خلا ہے جسے مدتوں محسوس کیا جاتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے اہلِ خانہ، احباب اور تمام ادبی وابستگان کو صبرِ جمیل نصیب کرے۔ آمین یارب العالمین۔

# مستقبل کی جنگیں چستی، انضمام اور مقامی ٹیکنالوجی سے جیتی جائیں گی: ڈی آر ڈی او

نئی دہلی۔ 20/مئی۔ ایم این این۔ ممتاز سائنسدان اور ڈائریکٹر جنرل، آرمامنٹ اینڈ کامبیٹ انجینئرنگ سسٹمز پرتیک کشور کے مطابق، ہندوستان کی مستقبل کی عسکری برتری اس بات پر منحصر ہوگی کہ وہ کتنی تیزی سے اختراعات، قومی وسائل کو ضم کر سکتا ہے، اور بہترین ٹیکنالوجیز میں مہارت حاصل کر سکتا ہے۔ وہ سینٹر فار لینڈ وارفیئر اسٹڈیز کے زیر اہتمام سمارٹ پاور اینڈ نیشنل گروتھ کے موضوع پر منعقدہ سیمینار سے خطاب کر رہے تھے۔ ڈاکٹر کشور نے کہا، "جنگ ڈومین ایگنوسٹک ہوتی جا رہی ہے۔ یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ زمین، پانی، ہوا، سائبر اور خلا سے آگے، برقی مقناطیسی سپیکٹرم اب ایک متنازعہ جنگ کی جگہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جدید تنازعات کو ان کے "طویل المدتی اقتصادی اثرات" سے بھی ماپا جا رہا ہے، ایک ایسی جہت جسے دفاعی منصوبہ ساز اب نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اس نے دلیل دی کہ مرکزی چیلنج رفتار ہے۔ ہر تنازعہ کے ساتھ "تصور، آپریشنز، اور طریقہ کار تبدیل ہونے کا امکان ہے، اور جدت بھی حقیقی وقت میں ٹیکنالوجی کو برتری فراہم کرے گی۔ جنگوں کے طول پکڑنے کے ساتھ، نظام کو پھیلایا جائے گا اور جب تک کہ جوابی اقدامات نہ ہو جائیں حیرتیں نمونہ بن جائیں گی۔ یہ سائیکل امن کے وقت کے ٹیک بیس کا مطالبہ کرتا ہے جو "حقیقی وقت میں دستیاب سسٹم کی صلاحیت کو بڑھایا اپ گریڈ کر سکتا ہے۔" ڈاکٹر کشور صاف صاف کہہ رہے تھے کہ صلاحیت کی تعمیر ارتقائی ہے، ایک بار کا واقعہ نہیں۔ "چیلنج یہ ہے کہ بغیر کسی ضمنی اثرات کے ارتقاء کی رفتار کو بڑھایا جائے۔" کاوٹ وہ وقت ہے جو علم کو پروڈکٹس میں تبدیل کرنے میں لیتا ہے جو "فوجی اپیلی کیشنز کے لیے پائیدار" ہیں، لیبز، فیلڈ ٹرائلز اور ہائی فیڈیلیٹی سمولیشن کے ذریعے توثیق کی جاتی ہیں۔ طاق ٹیکنالوجیز پر، انہوں نے بزورڈز پر مسئلہ کی تعریف پر زور دیا۔ "طاق ٹیکنالوجی ایک بہت ہی مخصوص مسئلے کا حل ایک نئے انداز میں فراہم کرتی ہے۔ لیکن مسئلہ مخصوص مسئلے کی وضاحت کرنا ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ڈرون ہتھیاروں کا استعمال ایک مثالی معاملہ ہے: ڈرون برسوں سے موجود تھے، لیکن ہتھیار کے طور پر ان کے استعمال کے پیمانے نے "سب کو حیران کر دیا ہے۔ آگے دیکھتے ہوئے، اس نے ہائپر سونکس اور کاؤنٹر ہائپر سونکس، ایڈوانسڈ پروپلشن، اسٹیلتھ تحفظ اور چھوٹے بنانے کے لیے نئے مواد، سینسرز، اے آئی، اور کوانٹم کو فیصلہ کن شعبوں کے طور پر جھنڈی دکھائی۔ پھر بھی صرف ٹیکنالوجی کافی نہیں ہے۔ اسے "ہمت، بہادری، حکمت عملی، فیصلہ کن صلاحیت، اور تنازعات کے زون کی جدت" کی حمایت حاصل ہونی چاہیے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ایک "پوری قوم کا نقطہ نظر" جو آر اینڈ ڈی لیبز، اکیڈمی، صنعت اور مسلح افواج کو ایک مربوط یونٹ کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ کشور نے کہا، "ہر کوئی... اپنے طور پر ترقی شروع کرے گا... وسائل کی تقسیم ہوگی جس سے بچا جا سکتا ہے۔ قومی سلامتی کے معاملات میں سٹریٹجک آزادی کے لیے ایک مربوط نقطہ نظر کے طور پر مقامی حل... ناگزیر ہو جاتا ہے۔

# وزیر اعظم مودی نے اطالوی پی ایم میلونی کو میلوڈی ٹافیاں تحفے میں دیں

روم۔ 20/مئی۔ ایم این این۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے اطالوی ہم منصب جارجیا میلونی کو میلوڈی ٹافیوں کا ایک سیٹ تحفے میں دیتے ہوئے میلوڈی مومینٹ کو زندہ کیا۔ اطالوی وزیر اعظم میلونی نے ایکس پر ایک پوسٹ شیئر کی، جس میں تحفے کے لیے وزیر اعظم مودی کا شکریہ ادا کیا گیا کیونکہ وہ خوشگوار انٹرنیٹ کے رجحان پر ہنس پڑے۔ میلوڈی ایک اصطلاح ہے جسے انٹرنیٹ پر اکثر پی ایم مودی اور میلونی کے درمیان اچھی دوستی کو اجاگر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ پی ایم مودی نے اپنے پانچ ملکوں کے دورے کے آخری مرحلے میں منگل کو روم پہنچنے کے فوراً بعد میلونی سے عشائیہ پر ملاقات کی۔ اس کے بعد ان دونوں نے مشہور کولوزیم کا دورہ کیا، جہاں وہ مختلف موضوعات پر گہری بات چیت میں مصروف تھے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، پی ایم مودی نے میلونی کے ساتھ اپنے دورے کی جھلکیں شیئر کیں اور کہا، "روم میں اترنے پر، رات کے کھانے پر وزیر اعظم میلونی سے ملنے کا موقع ملا، اس کے بعد آئیکونک کولوزیم کا دورہ کیا۔ ہم نے اپنے موضوع پر وسیع تبادلہ خیال کیا۔ آج کی بات چیت، جہاں ہم اس بات پر بات چیت جاری رکھیں گے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کو اپنے پانچ ممالک کے دورے کے آخری مرحلے کے لیے روم پہنچنے پر، میلونی نے لکھا، "روم میں خوش آمدید، میرے دوست!

# سیاسی تبدیلی کے دوران بھارت نے بنگلہ دیش کو بجلی کی مسلسل فراہمی یقینی بنائی

ڈھاکہ/نئی دہلی۔ 19/مئی۔ ایم این این۔ بنگلہ دیش میں سیاسی تبدیلی اور غیر یقینی صورتحال کے باوجود بھارت نے بجلی کی بلاتعطل فراہمی جاری رکھ کر اپنے پڑوسی ملک کے توانائی نظام کو مستحکم رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ماہرین کے مطابق یہ اقدام جنوبی ایشیا میں بھارت کی قابل اعتماد شراکت داری اور علاقائی ذمہ داری کا واضح مظہر ہے۔ اگست 2024 میں سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے بعد بنگلہ دیش کو سیاسی اور انتظامی چیلنجز کا سامنا رہا، تاہم اس دوران بھارت سے درآمد کی جانے والی بجلی کی مسلسل فراہمی نے ملک کے صنعتی، تجارتی اور گھریلو شعبوں کو بڑے بحران سے محفوظ رکھا۔ بھارت اس وقت بنگلہ دیش کو تقریباً 1160 میگاواٹ بجلی فراہم کرتا ہے، جس میں مغربی بنگال کے بہرام پور- بہرامارا اور ترپورہ کے سرحدی رابطوں کے ذریعے بجلی کی ترسیل شامل ہے۔ اس کے علاوہ جھارکھنڈ کے گوڈا پاور پلانٹ سے بھی بڑی مقدار میں بجلی بنگلہ دیش کو فراہم کی جا رہی ہے۔ توانائی ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارت کی اس مسلسل سپلائی نے بنگلہ دیش کے پاور گرڈ کو استحکام فراہم کیا، خاص طور پر ایسے وقت میں جب عالمی ایندھن کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، زرمبادلہ کے دباؤ اور درآمدی ایندھن پر انحصار نے ڈھاکہ کے لیے توانائی کے اخراجات میں اضافہ کر دیا تھا۔ تجزیہ کاروں کے مطابق یہ پیش رفت اس بات کا ثبوت ہے کہ بھارت اور بنگلہ دیش کے تعلقات صرف سفارتی بیانات تک محدود نہیں بلکہ عملی تعاون پر مبنی ہیں۔ بجلی، ایندھن، ریل، تجارت اور رابطہ کاری کے شعبوں میں دونوں ممالک کے درمیان بڑھتا ہوا تعاون پورے خطے میں اقتصادی استحکام کو فروغ دے رہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ جب سیاسی حالات غیر یقینی ہوں تو قابل اعتماد توانائی سپلائی کسی بھی معیشت کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔

# وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے جنوبی کوریا کے دفاعی حصول پروگرام کے انتظامی وزیر سے ملاقات کی

سیئول۔ 20/مئی۔ ایم این این۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے بدھ کو جنوبی کوریا کے دفاعی حصول پروگرام ایڈمنسٹریشن (DAPA) کے وزیر لی یونگ چیول سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات وزیر دفاع راجناتھ سنگھ کے جنوبی کوریا کے دورے کے ایک حصے کے طور پر ہوئی ہے تاکہ دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون کو مضبوط کیا جا سکے۔ اس سے قبل راجناتھ سنگھ نے سیول میں جنوبی کوریا کے ہم منصب آہن گیو بیک کے ساتھ ایک دوطرفہ میٹنگ کی تھی، جس میں دونوں فریقین نے دفاع، سائبر، اور تزویراتی تعاون کو بڑھانے پر اتفاق کیا تھا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، راج ناتھ سنگھ نے بات چیت کو "بہترین" قرار دیا اور کہا کہ دونوں ممالک نے دفاعی صنعت کے تعلقات اور تکنیکی تعاون کو گہرا کرنے کے طریقے تلاش کیے، انہوں نے کہا، "اپنے جنوبی کوریا کے ہم منصب آہن گیو بیک کے ساتھ سیئول میں ایک بہترین میٹنگ کی۔ ہم نے ہندوستان جمہوریہ کوریا کو مزید گہرا کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا، مشترکہ دفاعی صنعت، مشترکہ دفاعی صنعت، دفاعی صنعت کے ساتھ تعاون اور جمہوریہ کوریا کو مزید گہرا کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ وزیر دفاع کے مطابق ملاقات کے نتیجے میں متعدد معاہدوں کا تبادلہ ہوا جس کا مقصد دفاع اور سلامتی میں دوطرفہ ادارہ جاتی تعاون کو مضبوط بنانا ہے۔ راجناتھ سنگھ کے مطابق، ہندوستان اور جنوبی کوریا نے نیشنل ڈیفنس کالج اور کوریا نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی کے درمیان دفاعی سائبر تعاون کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ اقوام متحدہ (یو این) کے پیس کیپنگ اقدامات میں تعاون کے معاہدوں کا تبادلہ کیا۔

# باجوڑ میں پولیو ڈیوٹی پر مامور دو پولیس اہلکار ہلاک

باجوڑ۔ 19/مئی۔ ایم این این۔ پیر کو خیبر پختونخوا کے باجوڑ میں مختلف ٹارگٹ حملوں میں پولیو ویکسینیشن ٹیموں کو سیکیورٹی فراہم کرنے والے دو پولیس اہلکار ہلاک ہو گئے۔ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر (ڈی پی او) محمد خالد نے پاکستانی اخبار ایکسپریس ٹریبیون کو بتایا کہ پہلا حملہ سلارزئی کے علاقے قلعہ نازائی میں ہوا، جہاں پولیو ٹیم کی حفاظت پر مامور کانسٹیبل سید عزیز کو نامعلوم مسلح افراد نے گولی مار دی اور وہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ "جب کہ حکام نے پہلے حملے کے بعد تحقیقات اور تلاشی کی کارروائیاں کیں، دوسرا حملہ تبئی گاؤں میں ہوا۔ پولیو ڈیوٹی سے واپس آنے والے کانسٹیبل سید قادر شاہ کو اندھا دھند فائرنگ کا نشانہ بنایا گیا اور وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسے"۔ باجوڑ پولیس لائنز میں دونوں اہلکاروں کی میت کو نماز جنازہ کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا جس میں ڈپٹی کمشنر شاہد علی، پاکستان پیپلز پارٹی کے صدر حاجی شیر بہادر، عوامی نیشنل پارٹی کے رہنما سید صادق اکبر، پولیس اور سیکورٹی حکام اور مختلف مقامی کمیونٹی کے نمائندوں نے شرکت کی۔ حملوں کے بعد، ضلعی حکام اور پولیس نے سلارزئی اور باجوڑ کے وسیع تر ضلع میں سیکورٹی بڑھا دی۔ متاثرہ علاقوں میں ملزمان کی گرفتاری کے لیے سرچ آپریشن جاری ہے۔ وزیر اعظم شہباز شریف نے حملے پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے متعلقہ حکام کو ہدایت کی ہے کہ اس گھناؤنے فعل میں ملوث افراد کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا سہیل آفریدی نے حملوں کی مذمت کرتے ہوئے واقعات کو بزدلانہ کارروائی قرار دیتے ہوئے انسپکٹر جنرل پولیس کو تفصیلی رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی ہے۔ وزیر اعلیٰ کے معاون خصوصی برائے اطلاعات و تعلقات عامہ شفیع جان نے ان حملوں کو "انتہائی بزدلانہ کارروائی" قرار دیتے ہوئے ان واقعات کی مذمت کی۔ انہوں نے شہید ہونے والے اہلکاروں کی بہادری کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ کے پی کے بہادر پولیس اہلکاروں کی قربانیوں کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ صوبائی وزیر نے جاں بحق افراد کے لواحقین کو صوبائی حکومت کی جانب سے مکمل تعاون کی یقین دہانی بھی کرائی۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب حکومت نے ملک بھر کے 79 ہائی رسک اضلاع میں ایک ہفتہ طویل پولیو ویکسینیشن مہم کا آغاز کیا، جس میں 19 ملین سے زائد بچوں کو پولیو کے قطرے پلانے کا ہدف تھا۔ گزشتہ ماہ کے پی کے ہنگو میں پولیو کے قطرے پلانے والی ٹیموں کی حفاظت کے لیے تعینات اہلکاروں پر مسلح افراد کی فائرنگ سے ایک پولیس افسر شہید اور چار زخمی ہو گئے تھے۔ فروری میں چمن کے علاقے روغانی میں پولیو کے قطرے پلانے والی ٹیم پر نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے ایک پولیس افسر بھی شہید ہو گیا تھا۔ پولیو ورکرز، جو گھر گھر جا کر حفاظتی ٹیکوں کی مہم چلاتے ہیں۔

# چین آبنائے کراس تعلقات میں پریشانی پیدا کرنے کے لیے ڈبلیو ایچ اے کا استعمال کر رہا ہے: ایم پی اے ٹی

تائی پے۔ 19/مئی۔ ایم این این۔ ورلڈ ہیلتھ اسمبلی (ڈبلیو ایچ اے) اقوام متحدہ کے نظام اور بین الاقوامی قانونی آرڈر میں چین کی ہیرا پھیری کا ایک مرحلہ بن گیا ہے، کیونکہ بیجنگ آبنائے جمود میں خلل ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ فاؤنڈیشن آف میڈیکل پروفیشنلز الائنس ان تائیوان (MPAT) نے کل ایک نیوز ریلیز میں یہ بات کہی۔ ڈبلیو ایچ او کا 79 واں سالانہ ڈبلیو ایچ اے کل جنیوا، سوئٹزرلینڈ میں شروع ہوا۔ تائیوان کو مسلسل 10 ویں سال دعوت نامہ موصول نہیں ہوا، اس نے آخری بار 2016 میں اسمبلی کا مشاہدہ کیا تھا۔ کل، اسمبلی کی جنرل کمیٹی اور پلینری سیشن نے ایک بار پھر اس تجویز کو مسترد کر دیا جس میں تائیوان کو ورلڈ ہیلتھ اسمبلی میں بطور مبصر شرکت کے لیے مدعو کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اسمبلی نے ڈبلیو ایچ اے میں تائیوان کی شرکت پر بحث کے لیے ایک مکم

# براؤن شوگر سمیت چار ملزمان گرفتار

ناندیڑ :(ورق تازہ نیوز)ضلع میں منشیات کے خلاف جاری مہم "آپریشن کریک ڈاؤن" کے تحت مقامی جرائم شاخ (لوکل کرائم برانچ ( ناندیڑ نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے 72.03 گرام براؤن شوگر (چٹا(اور ایک اسکوٹی سمیت کل 4لاکھ 70ہزار 270روپے مالیت کا مال ضبط کیا ہے، جبکہ چار ملزمان کو حراست میں لیا گیا ہے۔پولیس کے مطابق یہ کارروائی وزیرآباد پولیس تھانے کی حدود میں خفیہ اطلاع کی بنیاد پر انجام دی گئی۔اس معاملے میں این ڈی پی ایس قانون کی دفعات )8اے)21 ،)بی(اور 29 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

** گرفتار ملزمان کے نام: .1راجویندر کور جرمنجیت سنگھ محل (عمر 38سال ،)ساکن ضلع امرتسر، پنجاب .2 گرمکھ سنگھ عرف گری سیوک سنگھ گل (عمر 28سال ،)ساکن شاہید پورہ، ناندیڑ .3امن پریت سنگھ عرف منی جگجیت سنگھ بیدی (عمر 30سال ،)ساکن ناندیڑ. 4 جناردن عرف پنیل گووند راو سونکے (عمر 31 سال ،)ساکن برہمن واڑہ، ناندیڑ

پولس نے 72.03 گرام براؤن شوگر (قیمت: 3,60,150روپے *)بغیر نمبر کی ایک ایکٹیوا اسکوٹی (قیمت: 1,10,000روپے(

*نقد 120روپے*کل مالیت: 4,70,270 روپے

پولیس ذرائع کے مطابق امرتسر، پنجاب سے ایک خاتون ناندیڑ میں منشیات فروخت کرنے آئی تھی اور ناندیڑ کورٹ سے ہنگولی گیٹ جانے والے بائی پاس روڈ پر سپلائی کی اطلاع ملی تھی۔اسی بنیاد پر پولیس ٹیم نے چھاپہ مار کر دو ملزمان کو موقع سے گرفتار کیا، جبکہ تفتیش کے دوران مزید دو ملزمان کا نام سامنے آنے پر انہیں بھی حراست میں لے لیا گیا۔یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمار، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ ارچنا پاٹل اور سورج گروکی رہنمائی میں پولیس انسپکٹر اٹل بھوسلے اور اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر روی واہولے کی قیادت میں انجام دی گئی۔پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمار نے اس کامیاب کارروائی پر پولیس ٹیم کی ستائش کی ہے اور کہا ہے کہ ضلع کو منشیات سے پاک بنانے کے لیے اس طرح کی کارروائیاں مسلسل جاری رہیں گی۔

## انتقال پر ملال

ناندیڑ۔ نوبل پرائمری اسکول لیبر کالونی ناندیڑ کی موظف معلمہ محترمہ نجمہ انساء بیگم صاحبہ( زوجہ محمد عبدالبصیر المعروف اقبال بھائی ) کی مورخہ 19 مئی 2026 بروز منگل بعد نماز عشاء مسجد عابدین نئی آبادی ناندیڑ سینکڑوں سوگواروں کی موجودگی میں نماز جنازہ ادا کی جاکر مسجد سے متصل تدفین عمل میں آئی۔محترمہ نجمہ انساء بیگم صاحبہ نے 29 مئی 2026 بروز منگل الصبح اچانک داعی اجل کو لبیک کہا تھا۔ مرحومہ کے پسماندگان میں دولڑکے ،دولڑکیاں نواسے نواسیاں پوتے پوتیاں شامل ہیں۔

## اردھاپور میں قتل کی واردات چند گھنٹوں میں ملزم گرفتار

ناندیڑ: تعلقہ اردھاپور کے موضع کامٹھا(ب) میں ایک دل دہلا دینے والی قتل کی واردات پیش آئی۔پولیس کے مطابق 19 مئی 2026 کی رات تقریباً 2 بجے سے 5 بجے کے درمیان نامعلوم ملزم نے پرلہاد راجارام کلیانکر (عمر 45سال) کو چہرے اور کان کے قریب شدید زخم پہنچا کر قتل کر دیا۔اس معاملے میں مقتول کی اہلیہ درو پدابائی کلیانکر (عمر 41سال) کی شکایت پر پولیس اسٹیشن اندھاپور میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔یہ مقدمہ بھارتیہ نیائے سنہتا 2023 کی دفعہ 103(1) کے تحت درج ہوا ہے۔پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے چند گھنٹوں کے اندر ہی ملزم کو گرفتار کر لیا۔ ابتدائی تحقیقات کے مطابق یہ قتل غیر اخلاقی تعلقات کے شبہ میں انجام دیا گیا ہے۔مزید تفتیش جاری ہے۔

# غیر قانونی ریت کی ترسیل پر تین ٹپر ضبط
## ایک کروڑ سے زائد کا مال برآمد

ناندیڑ:20 مئی :(ورق تازہ نیوز )ضلع میں جاری" آپریشن کریک ڈاؤن" کے تحت نائیگاؤں پولیس نے غیر قانونی ریت کی نقل وحمل کے خلاف بڑی کارروائی کرتے ہوئے تین ٹپر گاڑیوں سمیت مجموعی طور پر 1 کروڑ 60 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کرلیا ہے، جبکہ تین ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔پولیس کے مطابق یہ کارروائی خفیہ اطلاع کی بنیاد پر 19 مئی 2026 کی رات تقریباً 1 بج کر 54 منٹ پر مانجرم بس اسٹینڈ کے قریب انجام دی گئی۔اس سلسلے میں بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 303(2) کے تحت مقدمہ نمبر 121 /2026 درج کیا گیا۔ملزمین میں 1. پرتاپ پنڈت راوموروے (عمر 32سال)، ساکن تاکلی (بزرگ)، تعلقہ نائیگاؤں 2. یوگیش بالیرام داپرواد (عمر 20سال)، ساکن مارتلا، تعلقہ لوہا 3. اکشے راوصاحب بنے (عمر 22سال)، ساکن ہنور، تعلقہ لوہا شامل ہیں۔پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے* ایک ٹاٹا کمپنی کا ٹپر (نمبر HY-6481-MH-04) قیمت تقریباً 20 لاکھ روپے، جس میں 2 براس ریت (تقریباً 10 ہزار روپے)* ایک بھارت بینز کمپنی کا ٹپر (نمبر AF-3200-MH-46) قیمت تقریباً 40 لاکھ روپے، جس میں 5 براس ریت (تقریباً 25 ہزار روپے)* ایک بھارت بینز کمپنی کا 10 ٹائروں والا ٹپر (نمبر CP-7224-MH-03) قیمت تقریباً 40 لاکھ روپے، جس میں 5 براس ریت (تقریباً 25 ہزار روپے) کل ضبط شدہ مالیت تقریباً 1 کروڑ 60 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔پولیس نے بتایا کہ گاڑیوں کے ڈرائیوروں سے ریت کی نقل وحمل کے اجازت نامے اور دستاویزات طلب کیے گئے، تاہم وہ کوئی قانونی کاغذات پیش نہ کر سکے، جس کے بعد انہیں حراست میں لے کر گاڑیاں ضبط کر لی گئیں۔یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمار، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ سورج گرو اور سب ڈویژنل پولیس آفیسر شام پانے گاؤ کر کی رہنمائی میں نائیگاؤں پولیس اسٹیشن کے انچارج انسپکٹر ششانت این ایم کی قیادت میں انجام دی گئی۔پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمار نے کامیاب کارروائی پر پولیس ٹیم کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ ضلع میں غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف سخت کارروائی آئندہ بھی جاری رہے گی۔

# ناندیڑ سے ممبئی کے لیے نئی ہفتہ وار ایکسپریس ٹرینوں کی منظوری

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) ناندیڑ، ہنگولی، واشیم اور اکولا اضلاع کے ریلوے مسافروں کے لیے ایک بڑی خوشخبری سامنے آئی ہے۔کئی برسوں سے زیرِ غور ناندیڑ سے ممبئی کے درمیان براہِ راست ریل سروس کے حوالے سے اہم پیش رفت ہوئی ہے۔ریلوے وزارت نے ہجور صاحب ناندیڑ سے لوکمانیہ تلک ٹرمینس ممبئی کے درمیان دو نئی ہفتہ وار ایکسپریس ٹرینوں کو منظوری دے دی ہے۔اس فیصلے سے مذکورہ اضلاع کے ہزاروں مسافروں کو ممبئی سے براہِ راست ربط میسر آئے گا، جس سے سفر مزید آسان اور سہل ہو جائے گا۔یہ نئی ایکسپریس ٹرینیں اکولا، بھساول اور کلیان جیسے اہم راستوں سے گزریں گی، جس سے ہنگولی، واشیم، اکولا اور ناندیڑ کے مسافروں کو خاص فائدہ ہوگا۔خصوصاً روزگار، کاروبار، تعلیم اور علاج کے لیے ممبئی جانے والوں کے لیے یہ ایک بہترین سہولت ثابت ہوگی۔ریلوے حکام کے مطابق، ٹرین نمبر 17665 ہر پیر کو رات 9 بج کر 15 منٹ پر ناندیڑ سے روانہ ہوگی اور اگلے دن دوپہر 1 بج کر 40 منٹ پر ممبئی کے ایل ٹی ٹی اسٹیشن پہنچے گی۔اسی طرح ٹرین نمبر 17666 ہر منگل کو صبح 9 بج کر 10 منٹ پر ممبئی سے روانہ ہو کر بدھ کی صبح 8 بج کر 10 منٹ پر ناندیڑ پہنچے گی۔ٹرین نمبر 17667 ہر بدھ کو رات 9 بج کر 15 منٹ پر ناندیڑ سے روانہ ہو کر جمعرات کو دوپہر 1 بجے ممبئی پہنچے گی، جبکہ ٹرین نمبر 17668 ہر جمعرات کو صبح 9 بج کر 10 منٹ پر ممبئی سے روانہ ہو کر جمعہ کی صبح 9 بجے ناندیڑ پہنچے گی۔ان ایکسپریس ٹرینوں کو پورنا، بس مت، ہنگولی ڈیکن، واشیم، اکولا، ملکاپور، بھساول، منماڈ، ناسک روڈ، اِگتپوری اور کلیان جیسے اہم اسٹیشنوں پر توقف دیا گیا ہے۔البتہ اکولا میں ان ٹرینوں کا رات کا قیام نہیں ہوگا۔یہ نئی سروس مراٹھواڑہ کے عوام کے لیے ممبئی تک رسائی کو مزید آسان بنائے گی اور علاقائی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کرے گی۔

# نیٹ پیپر لیک معاملہ میں جانچ ایجنسی کی نظریں دوبارہ ناندیڑ پر مرکوز
## کچھ مشتبہ افراد، والدین اور ایجنٹ اب سی بی آئی کے رڈار پر

اے آئی سے تیار مصنوعی تصویر

ناندیڑ:20/مئی (ورق تازہ نیوز) ملک بھر میں سنسنی پھیلانے والے نیٹ امتحان کے پیپر لیک معاملے کی تحقیقات کا دائرہ روز بروز وسیع ہوتا جا رہا ہے۔اسی سلسلے میں مرکزی تفتیشی ایجنسی (سی بی آئی) کی ایک ٹیم منگل کو دوسری بار ناندیڑ پہنچی ہے۔انتظامیہ کے ایک سینئر افسر کی جانب سے اس پیش رفت کی تصدیق کے بعد ضلع میں ایک بار پھر ہلچل مچ گئی ہے۔ذرائع کے مطابق پیپر لیک کے ٹھوس سراغ ملنے کے بعد تفتیشی ایجنسی نے مراٹھواڑہ کا رخ کیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ ناندیڑ کے کچھ مشتبہ افراد، والدین اور ایجنٹ اب سی بی آئی کے ریڈار پر ہیں۔اطلاعات کے مطابق شہر کے گاندھی نگر علاقے میں سی بی آئی کی ٹیم نے اپنا قیام قائم کیا ہے۔پروفیسر موٹے گاؤں کر کے ساتھ بلالی کے رہنے والے وویک پاٹل کا براہِ راست رابطہ ہونے کی بھی بات سامنے آئی ہے۔

**تحقیقات میں مزید شدت**

نیٹ پیپر لیک کے پیچھے موجود ریکیٹ کا پردہ فاش کرنے کے لیے سی بی آئی نے اپنی کارروائی مزید تیز کردی ہے۔اس سے قبل 16 مئی کو سی بی آئی کی آٹھ رکنی ٹیم ناندیڑ آئی تھی۔اس ٹیم نے شہر کے ودیوت نگر علاقے میں رہنے والی ادھینی پاٹل نامی خاتون سے تقریباً آٹھ گھنٹے تک پوچھ گچھ کی تھی۔تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ پانچ لاکھ روپے دے کر نیٹ کا سوالیہ پرچہ خریدا گیا تھا۔اسی اطلاع کی بنیاد پر یہ کارروائی کی گئی۔خاص بات یہ رہی کہ ٹیم نے اسی دن قیام کر کے اگلے دن بھی شہر کے ایک اور مقام پر جاکر تفتیش کی۔اس کارروائی کے بعد شہر میں اس معاملے کو لے کر کافی چرچا رہا، اور اب ایک بار پھر سی بی آئی ٹیم کی آمد سے تفتیش میں مزید پیش رفت کی توقع کی جارہی ہے۔

# ناندیڑ رینج میں غیر قانونی کاروبار کے خلاف مہم تیز،
## 19 ویں دن 56 مقدمات درج، 71 افراد کیخلاف کاروائی

ناندیڑ:20 مئی :(ورق تازہ نیوز) ناندیڑ پولیس رینج میں غیر قانونی کاروبار کے خلاف جاری خصوصی مہم کے تحت 19 ویں دن بڑی کارروائی سامنے آئی ہے۔پولیس نے مختلف اضلاع میں کارروائیاں کرتے ہوئے 56 مقدمات درج کیے اور 71 افراد کے خلاف کارروائی کی، جبکہ مجموعی طور پر 1 کروڑ 23 لاکھ 73 ہزار 495 روپے مالیت کا مال ضبط کیا گیا۔پولیس کے مطابق یکم مئی سے 31 مئی 2026 کے دوران اس مہم کو بھرپور انداز میں چلایا جارہا ہے۔اسی سلسلے میں 19 ویں دن ضلع لاطور کے گاندھی چوک پولیس تھانے کی حدود میں 1 لاکھ 2 ہزار 920 روپے مالیت کا گٹکھا ضبط کیا گیا اور ملزم کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہیتا کی دفعہ 123 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔

مٹکا جوا کھیلنے اور کھلانے والے 18 افراد کے خلاف مہاراشٹر جواء قانون کے تحت 8 مقدمات درج، 43 ہزار 700 روپے ضبط * غیر قانونی شراب فروخت کرنے والے 33 افراد کے خلاف 33 مقدمات، 74 ہزار 280 روپے مالیت کا مال ضبط * غیر قانونی ریت نکالنے والے 6 افراد کے خلاف 3 مقدمات، 1 کروڑ 16 لاکھ 38 ہزار روپے کا مال ضبط * اسلحہ قانون کے تحت 3، کوٹپا قانون کے تحت 7 اور دیگر قوانین کے تحت بھی متعدد کارروائیاں انجام دی گئیں۔ان تمام کارروائیوں کے دوران کل 56 کیس درج کیے گئے اور بڑی مقدار میں غیر قانونی مال برآمد کیا گیا۔

# ملک میں شدید گرمی کی لہر برقرار، باندا میں 48 اور اکولہ میں 46 ڈگری سیلسیس ریکارڈ
## کیرالا میں 26 مئی تک مانسون پہنچنے کے امکانات کم، محکمہ موسمیات کی پیش گوئی

ممبئی، 20 مئی (ورقِ تازہ نیوز): ملک کے بیشتر حصوں میں شدید گرمی کی لہر برقرار ہے اور کئی ریاستوں میں درجہ حرارت مسلسل خطرناک سطح کو چھو رہا ہے۔اتر پردیش کے ضلع باندا میں بدھ کے روز ملک کا سب سے زیادہ درجہ حرارت 02.48 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا، جبکہ مہاراشٹر کے اکولہ شہر میں پارہ 46 ڈگری سیلسیس تک پہنچ گیا۔شدید گرمی کے باعث عوام کو سخت مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔محکمہ موسمیات ہند کے مطابق شمالی، وسطی اور مغربی بھارت کے بیشتر علاقوں میں گرمی کی شدت آئندہ چند دنوں تک برقرار رہنے کا امکان ہے۔دہلی، اتر پردیش، راجستھان، مدھیہ پردیش، ودربھ اور مراٹھواڑہ کے کئی اضلاع شدید ہیٹ ویو کی لپیٹ میں ہیں۔دوپہر کے اوقات میں سڑکیں سنسان دکھائی دے رہی ہیں جبکہ بازاروں اور عوامی مقامات پر معمول کی چہل پہل کم ہو گئی ہے۔طبی ماہرین نے شہریوں کو بلا ضرورت گھروں سے باہر نہ نکلنے، زیادہ پانی پینے اور دھوپ سے بچنے کا مشورہ دیا ہے۔اسپتالوں میں ہیٹ اسٹروک، جسم میں پانی کی کمی اور گرمی سے متعلق بیماریوں کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔دوسری جانب جنوب مغربی مانسون کی پیش رفت سست رفتار بتائی جا رہی ہے۔محکمہ موسمیات کے مطابق خلیج بنگال اور بحیرہ عرب میں مانسونی ہوائیں سرگرم ہیں اور بتدریج آگے بڑھ رہی ہیں، تاہم کیرالا میں مانسون کی آمد میں تاخیر کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ابتدائی اندازوں کے مطابق 26 مئی تک مانسون کے کیرالا پہنچنے کے امکانات کم ہیں۔ماہرین موسمیات کا کہنا ہے کہ اگرچہ مانسون کی رفتار دھیمی ہے، لیکن آنے والے دنوں میں اس میں تیزی آ سکتی ہے۔کسانوں اور زرعی شعبہ سے وابستہ افراد کی نظریں اب مانسون کی آمد پر لگی ہوئی ہیں کیونکہ شدید گرمی اور پانی کی قلت کے باعث کئی علاقوں میں صورتحال تشویشناک بنتی جا رہی ہے۔محکمہ موسمیات نے عوام کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے اور گرمی کی شدت کے دوران خصوصی احتیاط برتنے کی ہدایت دی ہے۔

## ناندیڑ میں نوکری کا جھانسہ دے کر 5.5 لاکھ کی دھوکہ دہی

ناندیڑ: شیواجی نگر پولیس اسٹیشن کے حدود کے علاقے میں ایک بڑا فراڈ سامنے آیا ہے جہاں دو افراد نے ایک شہری کو بینک میں نوکری دلانے کے نام پر لاکھوں روپے ہتھیا لیے۔تفصیلات کے مطابق ملزمان ایم اے صدیقی (ساکن ناگپور) اور سبھاش بابوراو نروڈے (ساکن گووند نگر، ناندیڑ) نے شکایت کنندہ کرشنا ناگناتھ گوپیوار (عمر 41 سال، ساکن وشنو نگر، ناندیڑ) کو ICICI Bank میں ملازمت دلانے کا جھوٹا وعدہ کیا اور اس سے 5 لاکھ 50 ہزار روپے کی رقم حاصل کی۔شکایت کی بنیاد پر پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہتا 2023 کی دفعات 318(4) اور 3(5) کے تحت مقدمہ درج کرلیا ہے۔کیس کی مزید تفتیش جاری ہے۔

# ضابطۂ اخلاق کی خلاف ورزی برداشت نہیں کی جائے گی: راہول کردیلے
## ایم ایل سی انتخابات کے پیش نظر محکمہ جاتی افسران کے ساتھ اہم اجلاس

ناندیڑ، 20 مئی: (ورق تازہ نیوز) بھارت کے الیکشن کمیشن کی جانب سے مہاراشٹر قانون ساز کونسل کے ناندیڑ مقامی ادارہ جات حلقے کے دوسالہ انتخابات کے شیڈول کے اعلان کے بعد ضلع میں 18 مئی سے ضابطۂ اخلاق نافذ کر دیا گیا ہے۔ضلع کلکٹر و ضلع الیکشن افسر راہول کردیلے نے تمام محکمہ جاتی سربراہان کو ہدایت دی ہے کہ اس ضابطۂ اخلاق کی کسی بھی صورت میں خلاف ورزی نہ ہونے دی جائے۔یہ ہدایات ضلع کلکٹر آفس میں منعقدہ ایک اہم اجلاس کے دوران دی گئیں، جس میں ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹو آفیسر میگھنا کاولی، میونسپل کمشنر ڈاکٹر مہیش کمار دویئنو ڈے، ڈپٹی کلکٹر (جنرل) اجے شندے، ڈپٹی کلکٹر (الیکشن) راجکمار مانے سمیت مختلف محکموں کے افسران شریک تھے۔انتخابی پروگرام کے مطابق ضلع کے 8 پولنگ مراکز پر 18 جون 2026 کو صبح 8 بجے سے شام 4 بجے تک ووٹنگ ہوگی، جبکہ ووٹوں کی گنتی 22 جون 2026 کو کی جائے گی۔اسی سلسلے میں 18 مئی سے ضابطۂ اخلاق نافذ العمل ہے۔اجلاس میں واضح کیا گیا کہ قحط، پانی کی قلت یا قدرتی آفات کے علاوہ ضابطۂ اخلاق کے دوران کسی بھی سرکاری اسکیم یا نئی تشہیر کی اجازت نہیں ہوگی۔اسی طرح نئی منظوریوں، سرکاری کاموں کے افتتاح یا سیاسی نوعیت کی کسی بھی سرگرمی پر پابندی عائد رہے گی۔ضلع کلکٹر راہول کردیلے نے کہا کہ سرکاری دفاتر یا گرام سبھا میں سرکاری افسران کی موجودگی میں سیاسی اجلاس منعقد کرنا بھی ممنوع ہے۔اس کے علاوہ کسی بھی ایسے اقدام سے گریز کیا جائے جو ووٹروں کو متاثر کرے۔انہوں نے یہ بھی ہدایت دی کہ سرکاری دفاتر میں کسی بھی سیاسی شخصیت یا اسکیم سے متعلق تصاویر آویزاں نہ کی جائیں۔اجلاس میں ڈپٹی کلکٹر راجکمار مانے نے الیکشن کمیشن کی رہنما ہدایات سے آگاہ کیا اور آزاد و منصفانہ انتخابات کے انعقاد کے لیے ضروری احتیاطی تدابیر پر روشنی ڈالی۔جبکہ اجے شندے نے انتخابی شیڈول کی تفصیلات پیش کیں اور بتایا کہ ضلع پریشد اور پنچایت سمیتی کے انتخابات نہ ہونے کے سبب ان کے اراکین اس بار ووٹر نہیں ہوں گے۔اجلاس سے قبل سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کے ساتھ بھی ایک نشست منعقد کی گئی، جس میں ووٹنگ کے طریقہ کار، انتخابی مہم کے ضوابط اور اجازت ناموں سے متعلق تفصیلی رہنمائی فراہم کی گئی۔

# مدیر "گل بوٹے" فاروق سید سینکڑوں سوگواروں کی موجودگی میں سپردِ خاک،

ممبئی، 20 مئی (ایجنسیز): معروف صحافی، بچوں کے مقبول اردو رسالہ "گل بوٹے" کے مدیر و ناشر، اور اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے سرگرم سکریٹری فاروق سید کو بدھ کے روز جنوبی ممبئی کے ناریل واڑی قبرستان میں بعد نمازِ ظہر سینکڑوں سوگواروں کی موجودگی میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔تدفین کے موقع پر ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ممبئی کی پوری اردو دنیا اپنے ہر دلعزیز رفیق کو الوداع کہنے کے لیے اُمڈ آئی ہو۔ہر سمت غم و اندوہ کی کیفیت طاری تھی، متعدد افراد ضبط نہ کر سکے اور آبدیدہ ہو گئے۔مرحوم فاروق سید منگل کی شام طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے تھے۔وہ 58 برس کے تھے اور گزشتہ کئی ہفتوں سے سانتا کروز کے ایک اسپتال میں زیرِ علاج تھے۔ان کے انتقال کی خبر پھیلتے ہی اردو صحافتی، ادبی اور سماجی حلقوں میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ممبئی سمیت ریاست کے مختلف علاقوں اور ان کے آبائی شہر شولاپور سے بھی بڑی تعداد میں عزیز و اقارب، دوست احباب اور چاہنے والے ممبئی پہنچے۔تدفین کے موقع پر ان کے صاحبزادے عاصم، برادر نسبتی سلیم شیخ اور دیرینہ رفیق قاسم امام کو تعزیت پیش کرنے والوں کا تانتا بندھا رہا۔ہر شخص مرحوم کی خدمات، خوش اخلاقی اور اردو زبان سے ان کی بے لوث وابستگی کو یاد کر رہا تھا۔فاروق سید کے قریبی ساتھی قاسم امام نے رنجیدہ لہجے میں بتایا کہ مرحوم گزشتہ دو ماہ سے مسلسل علیل تھے۔رمضان المبارک میں وہ عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لیے مکہ مکرمہ گئے تھے، جہاں قیام کے دوران اچانک انہیں برین ہیمریج ہو گیا۔فوری طور پر انہیں وہاں کے اسپتال میں داخل کرایا گیا۔علاج کے بعد طبیعت میں کچھ بہتری آئی تو وہ ممبئی واپس آ گئے، تاہم واپسی کے بعد سینے میں شدید تکلیف کی شکایت پیدا ہوئی، جس کے بعد ان کے دل کا آپریشن کیا گیا۔اگرچہ ڈاکٹروں نے بھرپور کوشش کی، مگر وہ مکمل صحت یاب نہ ہو سکے اور آخر کار اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ان کے انتقال سے ممبئی کی اردو دنیا سوگوار ہو گئی ہے۔مہاراشٹر راجیہ اردو ساہتیہ اکیڈمی کے کارگزار صدر سید حسین اختر نے اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ فاروق سید کا انتقال اردو صحافت، بچوں کے ادب اور اردو زبان کے فروغ کے لیے ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔انہوں نے کہا کہ مرحوم ایک ممتاز صحافی، بہترین منتظم، باصلاحیت ادیب اور بچوں کے بے لوث محسن تھے۔ان کی پوری زندگی نئی نسل کی ذہنی، اخلاقی اور ادبی تربیت کے لیے وقف رہی۔انہوں نے مزید کہا کہ فاروق سید سے ان کے دیرینہ تعلقات تھے اور ان کی شخصیت، خلوص، علمی مزاج اور اردو زبان کے تئیں والہانہ محبت ہمیشہ متاثر کرتی رہی۔ان کے مطابق مرحوم اردو صحافت اور بچوں کے ادب کا ایک روشن چراغ تھے، جنہوں نے خاموشی کے ساتھ بڑی خدمات انجام دیں۔معروف شاعر و مفکر عبید اعظم اعظمی نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ بچوں کے مقبول ماہنامہ "گل بوٹے" کے مدیر فاروق سید کے انتقال سے اردو ادب، خصوصاً بچوں کے ادب کا ایک اہم ستون منہدم ہو گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ فاروق سید نے اپنی پوری زندگی اردو زبان اور بچوں کے ادب کے فروغ کے لیے وقف کر دی تھی۔عبید اعظم اعظمی کے مطابق مرحوم ادبی سیمیناروں، مشاعروں اور ثقافتی پروگراموں کے انعقاد میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے اور نئی نسل کو ادب سے جوڑنے کے لیے مسلسل سرگرم عمل تھے۔انہوں نے ڈراموں میں اداکاری کے جوہر بھی دکھائے اور سماجی سطح پر بھی اپنی شناخت قائم کی۔ممبئی میونسپل کارپوریشن کا انتخاب لڑ کر انہوں نے عوامی خدمت کے جذبے کا بھی اظہار کیا تھا۔میمن فیڈریشن کے صدر اقبال میمن نے کہا کہ فاروق سید نے اردو اور بچوں کے ادب کے فروغ کے لیے قابلِ قدر خدمات انجام دیں۔وہ ادبی سرگرمیوں کے ذریعے نئی نسل کو زبان و ادب سے جوڑنے کی مسلسل کوشش کرتے رہے۔اردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے صدر فاروق انصاری، سکریٹری سرفراز آرزو اور نائب صدر جاوید جمال الدین نے بھی گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ فاروق سید کی رحلت اردو صحافت کے لیے ایک بڑا نقصان ہے۔انہوں نے اعلان کیا کہ مرحوم کی یاد میں سنیچر 23 مئی کو ایک تعزیتی نشست الفیض عمارت مدنپورہ سانگلی اسٹریٹ کی ساتویں منزل پر جماعت اسلامی کے دفتر کے ہال میں منعقد کی جائے گی، جس میں صحافتی، ادبی اور سماجی شخصیات شرکت کریں گی۔

پرنٹر، پبلیشر ، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی